Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

قادیان

بدر

BADR

The weekly

Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 19

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

17-رجب 1436 ہجری قمری 7-ہجرت 1394 ہش 7-مئی 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ
وَبَارِكْ لَنَا فِيْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ۔

اے لوگو تم اپنے سچے خداوند خدا اپنے حقیقی خالق اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو پس جب تک یہ امر جو تمہاری خِلقت کی علّت غائی ہے بیّن طور پر تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دُور ہو

(ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا یہی تائید دین کے لئے کافی ہے مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیوں کر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں۔ سو اُنہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقاتِ نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اس یقین کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔ سو اے وے لوگو جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے نتیجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اِسمی اور رَسمی اسلام پر نازمت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی حقیقی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہی تدبیروں میں نہ سمجھو جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصوّر ہو سکتے ہیں مگر اصل مدّعا سے بہت دور ہیں۔ شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پُرفنی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیّت اور فاضلیّت کا خطاب حاصل کر لیا جائے اور شاید مدّت دراز کی تحصیل علمی کے بعد اصل مقصود کے کچھ ممد بھی ہو سکیں۔ مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔ سوجاگو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے جو درحقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو یقینا سمجھو کہ فلاح عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار اِن رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اُس آسمانی نُور کے اُترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دُور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔ اگر تم اپنی کانشنس سے سوال کرو تو یہی جواب پاؤ گے کہ وہ سچی تسلّی اور سچا اطمینان کہ جو ایک دم میں روحانی تبدیلی کا موجب ہوتا ہے وہ ابھی تک تم کو حاصل نہیں۔ پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے ہو اس کا عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔ تمہاری زندگی اکثر ایسے کاموں کے لئے وقف ہو رہی ہے کہ اوّل تو وہ کام کسی قسم کا دین سے علاقہ ہی نہیں رکھتے اور اگر ہے بھی تو وہ علاقہ ایک ادنیٰ درجہ کا اور اصل مدّعا سے بہت پیچھے رہا ہوا ہے۔ اگر تم میں وہ حواس ہوں اور وہ عقل جو ضروری مطلب پر جا ٹھیرتی ہے تو تم ہرگز آرام نہ کرو جب تک وہ اصل مطلب تمہیں حاصل نہ ہو جائے۔ اے لوگو تم اپنے سچے خداوند خدا اپنے حقیقی خالق اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس جب تک یہ امر جو تمہاری خِلقت کی علّت غائی ہے بیّن طور پر تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دُور ہو۔ اگر تم انصاف سے بات کرو تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خدا پرستی کے ہر دم دنیا پرستی کا ایک قوی ہیکل بُت تمہارے دل کے سامنے ہے جس کو تم ایک ایک سکنڈ میں ہزار ہزار سجدہ کر رہے ہو اور تمہارے تمام اوقات عزیز دنیا کی جق جق بک بک میں ایسے مستغرق ہو رہے ہیں کہ تمہیں دوسری طرف نظر اُٹھانے کی فرصت نہیں۔ کبھی تمہیں یاد بھی ہے کہ انجام اس ہستی کا کیا ہے۔ کہاں ہے تم میں انصاف! کہاں ہے تم میں امانت! کہاں ہے تم میں وہ راستبازی اور خدا ترسی اور دیانتداری اور فروتنی جس کی طرف تمہیں قرآن بلاتا ہے تمہیں کبھی بھولے بسرے برسوں میں بھی تو یاد نہیں آتا کہ ہمارا کوئی خدا بھی ہے۔ کبھی تمہارے دل میں نہیں گذرتا کہ اُس کے کیا کیا حقوق تم پر ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ تم نے کوئی غرض کوئی واسطہ کوئی تعلق اُس قیّوم حقیقی سے رکھا ہوا ہی نہیں اور اُس کا نام تک لینا تم پر مشکل ہے۔ اب چالاکی سے تم لڑو گے کہ ایسا ہرگز نہیں لیکن خدا تعالیٰ کا قانون قدرت تمہیں شرمندہ کرتا ہے جبکہ وہ تمہیں جتلاتا ہے کہ ایمانداروں کی نشانیاں تم میں نہیں۔ اگرچہ تم اپنی دنیوی فکروں اور سوچوں میں بڑے زور سے اپنی دانشمندی اور متانتِ رائے کے مدعی ہو۔ مگر تمہاری لیاقت تمہاری نکتہ رسی تمہاری دُور اندیشی صرف دنیا کے کناروں تک ختم ہو جاتی ہے اور تم اپنی اس عقل کے ذریعہ سے اُس دوسرے عالم کا ایک ذرہ سا گوشہ بھی نہیں دیکھ سکتے جس کی سکونت ابدی کے لئے تمہاری روحیں پیدا کی گئی ہیں۔ تم دنیا کی زندگی پر ایسے مطمئن بیٹھے ہو جیسے کوئی شخص ایک چیز ہمیشہ رہنے والی پر مطمئن ہوتا ہے۔ مگر وہ دوسرا عالم جس کی خوشیاں سچے اطمینان کے لائق اور دائمی ہیں وہ ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی تمہیں یاد نہیں آتا۔ کیا بد قسمتی ہے کہ ایک بڑے امرِ اہم سے تم قطعاً غافل اور آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو اور جو گزشتنی گزاشتنی امور ہیں اُن کی ہوس میں دن رات سرپٹ دوڑ رہے ہو تمہیں خوب خبر ہے کہ بلاشبہ وہ وقت تم پر آنے والا ہے کہ جو ایک دم میں تمہاری زندگی اور تمہاری ساری آرزوؤں کا خاتمہ کر دے گا مگر یہ عجیب شقاوت ہے کہ باوجود علم کے پھر اپنے تمام اوقات دنیا طلبی میں ہی برباد کر رہے ہو۔ اور دنیا طلبی بھی صرف وسائل جائزہ تک محدود نہیں بلکہ تمام ناجائز وسیلے جھوٹ اور دغا سے لے کر ناحق کے خون تک تم نے حلال کر رکھے ہیں۔ اور اِن تمام شرمناک جرائم کے ساتھ جو تم میں پھیلے ہوئے ہیں کہتے ہو کہ آسمانی نور اور آسمانی سلسلہ کی ہمیں ضرورت نہیں بلکہ اس سے سخت عداوت رکھتے ہو اور تم نے خدا تعالیٰ کے آسمانی سلسلہ کو بہت ہلکا سمجھ رکھا ہے یہاں تک کہ اُس کے ذکر کرنے میں بھی تمہاری زبانیں کراہت سے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ اور بڑی رعونت اور ناک چڑھانے کی حالت میں ہجو کا حق ادا کرتی ہیں اور تم بار بار کہتے ہو کہ ہمیں کیوں کر یقین آوے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے۔ میں ابھی اس کا جواب دے چکا ہوں کہ اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور اس نیر کو اُس کی روشنی سے شناخت کرو گے۔ میں نے ایک دفعہ یہ پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے۔ اب تمہارے اختیار میں ہے کہ اس کو قبول کرو یا نہ کرو اور میری باتوں کو یاد رکھو یا لوحِ حافظہ سے بُھلا دو۔

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو	یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد

(فتح اسلام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 41 تا 44)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

عورت بھی معاشرے کا اسی طرح اہم حصہ ہے جس طرح مرد۔ دونوں اگر صحیح ہوں گے تو اگلی نسل بھی صحیح طریق پر پروان چڑھے گی

(آیاتِ قرآنیہ کے حوالہ سے مردوں اور عورتوں کو مختلف معاشرتی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں نہایت اہم نصائح)

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 21راگست 2004ء کو بمقام منہائیم جرمنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر :19)

کسی بھی قوم یا معاشرے کی ترقی کا زیادہ تر دارومدار اس قوم کی عورتوں کے اعلیٰ معیار میں ہے۔ اس لئے اسلام نے عورت کو ایک اعلیٰ مقام عطا فرمایا ہے۔ بیوی کی حیثیت سے بھی ایک مقام ہے اور ماں کی حیثیت سے بھی ایک مقام ہے۔ مرد کو وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء:20) کہہ کر یہ ہدایت فرما دی کہ عورت کا ایک مقام ہے۔ بلاوجہ بہانے بنا بنا کر اسے تنگ کرنے کی کوشش نہ کرو۔ یہ عورت ہی ہے جس کی وجہ سے تمہاری نسل چل رہی ہے۔ اور کیونکہ ہر انسان کو بعض حالات کا علم نہیں ہوتا اور مرد اس کم علمی کی وجہ سے عورتوں پر بعض دفعہ زیادتی کر جاتے ہیں اس لئے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ اپنی اس کم علمی اور بات کی گہرائی تک نہ پہنچنے کی وجہ سے تم ان عورتوں سے ناپسندیدگی کا اظہار کرو، انہیں پسند نہ کرو۔ لیکن یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ جس کو ہر چیز کا علم ہے، جو ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے، اس نے اس میں تمہارے لئے بہتری کا سامان رکھ دیا ہے۔ اس لئے عورت کے بارے میں کسی بھی فیصلے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہئے۔

اسی طرح ماں کی حیثیت سے عورت کا یہ مقام بتایا کہ جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔ یعنی عورت کی تربیت ہی ایسی ہے جو بچوں کو جنتوں کا وارث بنا سکتی ہے۔ پھر مردوں کو یہ بھی فرمایا کہ عورت کے جذبات کا بھی خیال رکھا کرو جیسے فرمایا وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا (النحل: 73) یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تم میں سے ہی تمہارے جیسے جذبات رکھنے والی بیویاں بنائی ہیں۔ یعنی مردوں کو یہ تلقین فرما دی کہ بلاوجہ ذرا ذرا سی بات پر عورتوں سے بدکلامی یا تلخی کا سلوک نہ کرو۔ وہ بھی انسان ہیں، ان کے بھی تمہارے جیسے جذبات ہیں۔ ان سے ہی تمہاری نسل چل رہی ہے۔ اگر ان کو بلاوجہ کے صدمات پہنچاؤ گے تو ہو سکتا ہے کہ تمہاری نسل ہی تمہارے خلاف ہو جائے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عورت پر مرد کے ظلم کی وجہ سے، سختی کی وجہ سے جبکہ عورت فرمانبرداری دکھانے والی بھی ہو اور اطاعت گزار بھی ہو مرد کا کہنا ماننے والی بھی ہو، اس کے گھر کی حفاظت بھی کرنے والی ہو، اس کے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والی بھی ہو اگر پھر بھی مرد اس پر زیادتی کرتا ہے تو یہ ظلم اور زیادتی ہوگی۔ پھر چونکہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں جو عورت کے تقویٰ پر قائم رہنے کی دلیل ہیں تو مرد کے بے جا ظلم کی وجہ سے بعض دفعہ اولاد اپنے باپ کے خلاف ہو جاتی ہے۔ تو دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے عورت کے حقوق و جذبات کا خیال رکھا ہے۔ فرمایا اس لئے اپنے اوپر کنٹرول رکھو اور اس طرح تم نہ صرف عورت کے جذبات کا خیال رکھ رہے ہو گے بلکہ اپنے اور اپنی اولاد کا بھی بھلا کر رہے ہو گے۔

جیسے کہ مَیں نے کہا، بعض دفعہ اولاد صرف اس لئے بگڑ جاتی ہے، باپ کی نافرمان ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے حسن سلوک نہیں کرتے۔ پھر یہ بھی حکم دیا کہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے لباس ہیں یعنی مرد اور عورت ایک دوسرے کے راز دار بھی ہیں۔ یہاں مردوں اور عورتوں دونوں کو حکم ہے۔ یہ راز داری ہمیشہ راز داری ہی رہنی چاہئے۔ یہ نہیں کہ کبھی جھگڑے ہوئے تو ایک دوسرے کی غیر ضروری باتوں کی تشہیر شروع کر دو، لوگوں کو بتانا شروع کر دو۔ پھر یہ بھی ہے کہ خاوند بیوی کے اگر آپس میں اچھے تعلقات ہیں، معاشرے کو پتہ ہے کہ اچھے تعلقات ہیں، تو معاشرے میں بھی عورت اور مرد کا ایک مقام بنا رہتا ہے۔ کسی کو نہ عورت پر انگلی اٹھانے کی جرأت ہوتی ہے اور نہ کسی کو مرد پر انگلی اٹھانے کی جرأت ہوتی ہے۔ تو یہاں خاوند اور بیوی کی ذمہ داری ہے کہ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ نہ مرد، عورت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائے اور نہ عورت، مرد کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائے۔ فرمایا کہ اس سے نہ صرف تم اپنی گھریلو زندگی خوشگوار بناؤ گے، اچھے تعلقات رکھ کر، بلکہ اپنی نسلوں کو بھی محفوظ کر رہے ہو گے۔ ان کو محفوظ کرنے کے بھی سامان کر رہے ہو گے۔ تو اس طرح بہت سے حقوق اور فرائض اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد کے رکھے ہیں اور دونوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ ان کی ادائیگی کریں۔ عورت بھی معاشرے کا اسی طرح اہم حصہ ہے جس طرح مرد۔ اور دونوں اگر صحیح ہوں گے تو اگلی نسل بھی صحیح طریق پر پروان چڑھے گی، اس کی تربیت بھی صحیح ہو گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور اسی لئے نکاح کے خطبے میں جس میں سے ایک آیت کی مَیں نے تلاوت کی ہے، انہی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو تقویٰ پر قائم رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ ان میں آپس کے پیار اور محبت کے تعلقات کے بارے میں بھی فرمایا ہے۔ ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کے بارے میں بھی فرمایا ہے۔ پھر سچ پر قائم رہنے کے بارے میں بھی فرمایا ہے کیونکہ سچ پر قائم رہ کر ہی ایک دوسرے پر اعتماد قائم ہوتا ہے اور سچ پر قائم رہ کر ہی آپس کے تعلقات کو اچھی طرح ادا کر سکتے ہو اور سچ پر قائم ہو کر ہی اپنی نسلوں کی صحیح تربیت کر سکتے ہو اور ان کو معاشرے کا ایک مفید وجود بنا سکتے ہو۔

بہت سے جھگڑے خاوند بیوی کے اس لئے ہو رہے ہوتے ہیں کہ بے اعتمادی کا شکار ہوئے ہوتے ہیں۔ عورت کو شکوہ ہوتا ہے کہ مرد سچ نہیں بولتا۔ مرد کو شکوہ ہوتا ہے کہ عورت سچ نہیں بولتی اور اس کو سچ بولنے کی عادت ہی نہیں۔ اور اکثر معاملات میں یہ ایک دوسرے پر الزام لگا رہے ہوتے ہیں کہ میرے سے غلط بیانی سے کام لیا یا مستقل ہر بات میں غلط بیانی کرتے ہیں یا کرتی ہے۔ پھر سچ پر قائم نہ رہنے کی وجہ سے بچوں پر بھی اثر پڑتا ہے اور بچے بھی جھوٹ بولنے کی عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

پھر یہ بھی نصیحت ہے کہ اگر تم اس طرح سچ پر قائم رہو گے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرتے رہو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری ان کوششوں کے نتیجہ میں تمہاری اصلاح کرتا رہے گا۔ تمہیں نیکیوں پر چلنے کی توفیق دیتا رہے گا۔ تمہارے گناہوں سے، تمہاری غلطیوں سے، صَرفِ نظر کرتے ہوئے تمہارے گھروں کو جنت نظیر بنا دے گا۔ اور یاد رکھو کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے سے ہی تمہیں فوز عظیم یا بڑی کامیابی عطا ہو گی۔ اور بڑی کامیابی کیا ہے؟ ہر کوئی یہ چاہتا ہے، ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ بڑی کامیابی حاصل کرے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی جنتوں کو حاصل کرنا۔ اور یاد رکھو یہ کامیابیاں اور اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا حصول اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک اپنے اعمال پر نظر نہ ہو۔ حقوق اللہ بھی ادا کرو اور حقوق العباد بھی ادا کرو۔ جب تک یہ دونوں حقوق ادا نہیں ہو رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی۔

جیسا کہ مَیں نے کل کے خطبے میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے جو درجے ہیں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے، اللہ کا خوف اور اس کی خشیت کو دل میں قائم کرتے ہوئے، ان میں سے ہر ایک پر قدم رکھنا ضروری ہے۔ ان میں سے ہر ایک پر قدم رکھنا ہو گا۔ ہر حکم کو بجا لانا ہو گا۔ تب ہی فلاح بھی حاصل کرو گے اور جنتوں کے بھی وارث ٹھہرو گے۔ اور وہ حکم ہیں (کل مَیں نے گن کر بتائے تھے۔) پہلا یہ ہے کہ اپنی نمازوں کو خشوع و خضوع سے، عاجزی سے ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو تو یہ سوچ کر کہ خدا میرے سامنے ہے پھر اس سے مانگو۔ اپنے لئے بھی مانگو، اپنے خاندوں کے لئے بھی مانگو، اپنی اولاد کے لئے بھی مانگو کہ اے اللہ تُو ہی ہمیں نیکیوں پر قائم رکھنے والا ہے۔ تُو ہمیں توفیق دے کہ ہم تیری عبادات بجا لا سکیں۔ اے اللہ ہمیں، ہماری اولاد اور ہمارے خاوندوں کو ان نیکیوں پر قائم کر۔ اور نماز کے بارے میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو تو عاجزی دکھاتے ہوئے۔ یہ عاجزی اس وقت پیدا ہو گی جب یہ احساس ہو کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں۔ حدیث میں ہے کہ اگر یہ نہیں، یہ احساس نہیں کہ مَیں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں یا اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو کم از کم یہ احساس ضرور ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔ تبھی عاجزی بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور عبادات میں بھی توجہ تبھی قائم رہے گی جب مختلف قسم کی جو لغویات اور فضول باتیں ہیں ان سے بچیں گی۔ اس کے لئے کوشش بھی کریں اور نمازوں میں بھی دعا کریں کہ اے اللہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو اور ہمارے خاوندوں کو ان سے بچا، ان لغویات سے بچا۔

عورتوں کو خاص طور پر بیٹھ کر باتیں کرنے کی، لغو باتیں کرنے کی زیادہ عادت ہوتی ہے۔ ویسے یہ مردوں کو بھی ہے۔ اس سے بہرحال بچنا چاہئے۔ مثلاً یہ کہ فلاں کے کپڑے ایسے ہیں، فلاں کا گھر ایسا ہے، فلاں کے بچوں کو یہ یہ گندی عادتیں ہیں، فلاں میاں بیوی کے ایسے تعلقات ہیں۔ یہ ساری فضول باتیں ہیں، لغو باتیں ہیں۔ اگر تو واقعی ایسے ہیں تو تمہارا کام یہ ہے کہ دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو کہ وہ بھی ہمارے بھائی بند ہیں، وہ بھی ہماری بہنیں ہیں، اللہ تعالیٰ بہتر کرے۔ اور اگر یہ یہ برائیاں ہیں، یہ خامیاں ہیں تو وہ دور ہو جائیں۔ اگر وہ لوگ ایسے نہیں اور یہ باتیں تم صرف باتوں کا مزہ لینے کے لئے کر رہے ہو تو یہ گناہ ہے۔ اور اسلام نے عورت کا جو مقام رکھا ہے یا جس مقام کی توقع کی ہے اس کا یہ تقاضا ہے کہ ہر عورت، خاص طور پر ہر احمدی عورت، ان لغویات اور گناہ کی باتوں سے پرہیز کرے۔

پھر فرمایا جب نمازوں میں توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرو گے اور لغویات سے بھی پرہیز کرنے کی کوشش کرو گے پھر اگلا قدم زکوٰۃ کی ادائیگی ہے یا مالی قربانی ہے۔ عورتوں پر عموماً زکوٰۃ فرض ہوتی ہے۔ یہاں ان ملکوں میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مسمریزم یا علم توجہ محض چند کھیلوں کا نام ہے لیکن دعا وہ ہتھیار ہے جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے

مسمریزم کی قوت ارادی ایمان کی قوت ارادی کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دینی غیرت

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے غیروں کو بھی نشان دکھاتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے خدا تعالیٰ نے اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ جن کا شمار نہیں ہوسکتا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ واقعات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17 /اپریل 2015ء بمطابق 17 /شہادت 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک موقع پر دعا کی اہمیت بیان فرما رہے تھے کہ کس طرح دعا سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے آپ نے علم توجہ یعنی مسمریزم کے متعلق بھی بیان فرمایا کہ جو لوگ مسمرائز کرنے کے ماہر ہوتے ہیں وہ بھی اس علم کے ذریعہ سے لوگوں میں بعض تبدیلیاں پیدا کر دیتے ہیں مگر یہ عارضی اور انفرادی ہوتی ہیں اور پھر ایسی بھی نہیں ہوتیں جس سے کوئی انقلابی فوائد حاصل ہو رہے ہوں جبکہ دعائیں اگر تو اس کا حق ادا کرتے ہوئے کی جائیں تو قوموں کی بگڑی بنا دیتی ہیں۔

اس تفصیل میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک واقعہ بیان فرمایا جو حضرت صوفی احمد جان صاحب سے متعلق ہے۔ حضرت صوفی احمد جان صاحب سے متعلق مَیں نے تین جمعہ پہلے بھی بیان کیا تھا کہ کس طرح انہوں نے ایک پیر صاحب کے ساتھ رہ کر مجاہدہ کیا تھا لیکن بعد میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی انہیں عقیدت پیدا ہوگئی تھی اور دعویٰ سے پہلے ہی انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو پہچان لیا تھا۔ بہرحال اب میں حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں اس کی تفصیل بیان کرتا ہوں جس سے پتا چلتا ہے کہ علم توجہ سے دوسرے پر اثر ڈالنے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا حیثیت دیتے تھے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ: علم توجہ کیا ہے؟ محض چند کھیلوں کا نام ہے لیکن دعا وہ ہتھیار ہے جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابھی دعویٰ نہیں کیا تھا صرف براہین احمدیہ لکھی تھی کہ اس کی صوفیاء اور علماء میں بہت شہرت ہوئی۔ پیر منظور محمد صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب کے والد صوفی احمد جان صاحب اس زمانے کے نہایت ہی خدا رسیدہ بزرگوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار پڑھا تو آپ سے خط و کتابت شروع کر دی اور خواہش ظاہر کی کہ اگر کبھی لدھیانہ تشریف لائیں تو مجھے پہلے سے اطلاع دیں۔ اتفاقاً انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لدھیانہ جانے کا موقع ملا۔ صوفی احمد جان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی۔ دعوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے گھر سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ صوفی احمد جان صاحب بھی ساتھ چل پڑے۔ وہ (صوفی احمد جان صاحب) رتّڑ چھتّر والوں کے مرید تھے۔ اور ماضی قریب میں (یعنی اس زمانے کی جب آپ بات کر رہے ہیں) رتّڑ چھتّر والے ہندوستان کے صوفیاء میں بہت بڑی حیثیت رکھتے تھے اور تمام علاقے میں مشہور تھے۔ علاوہ زہد و اتّقا کے انہیں علم توجہ میں اس قدر ملکہ حاصل تھا کہ جب وہ (پیر صاحب) نماز پڑھتے تھے تو ان کے دائیں بائیں بہت سے مریض صف باندھ کر بیٹھ جاتے تھے اور نماز کے بعد جب وہ سلام پھیرتے تھے تو سلام پھیرنے کے ساتھ ہی دائیں بائیں پھونک بھی مار دیتے تھے (اور اس کا اثر تھا کیونکہ علم توجہ کا اثر بھی زیادہ ہوتا تھا) جس سے مریض شفایاب بھی ہو جاتے تھے۔

جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں بیان کر چکا ہوں کہ صوفی احمد جان صاحب نے بارہ سال ان پیر صاحب کی شاگردی کی اور وہ چکّی ان سے پسواتے رہے۔ تو بہرحال راستے میں صوفی احمد جان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں نے اتنے سال رتّڑ چھتّر والوں کی خدمت کی ہے اور اس کے بعد مجھے وہاں سے اس قدر طاقت حاصل ہوئی ہے کہ دیکھئے میرے پیچھے جو شخص آ رہا ہے اگر میں اس پر توجّہ کروں (یعنی مسمرائز کر کے) تو وہ ابھی گر جائے اور تڑپنے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سنتے ہی کھڑے ہو گئے اور اپنی سوٹی کی نوک سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ جب آپ پر خاص جوش کی حالت طاری ہوتی تھی تو آہستگی سے اپنی سوٹی کے سر کو اس طرح زمین پر آہستہ آہستہ رگڑتے تھے جس طرح کوئی چیز کرید کر نکالی جاتی ہے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور سوٹی سے اس طرح زمین کریدنی شروع کی۔ فرمایا: صوفی صاحب! اگر وہ گر جائے تو اس سے آپ کو کیا فائدہ ہوگا اور اس کو کیا فائدہ ہوگا؟ وہ (صوفی صاحب) چونکہ واقعہ میں اہل اللہ میں سے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو دُور بین نگاہ دی ہوئی تھی اس لئے یہ بات سنتے ہی ان پر محویت کا عالم طاری ہو گیا اور کہنے لگے میں آج سے اس علم سے توبہ کرتا ہوں۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ دنیوی بات ہے، دینی بات نہیں۔ چنانچہ اس کے بعد انہوں نے ایک اشتہار دیا جس میں یہ لکھا کہ یہ علم اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں۔ چنانچہ کوئی ہندو یا عیسائی بھی اس علم میں ماہر ہونا چاہے تو ہوسکتا ہے۔ اس لئے مَیں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے میرا کوئی مرید اسے اسلام کا جزو سمجھ کر نہ کرے۔ ہاں دنیوی علم سمجھ کر کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ جو میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے انہیں دُور بین نگاہ دی ہوئی تھی اس کا ہمارے پاس ایک حیرت انگیز ثبوت ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابھی براہین احمدیہ ہی لکھی تھی کہ وہ سمجھ گئے کہ یہ شخص مسیح موعود بننے والا ہے حالانکہ اس وقت ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی یہ انکشاف نہیں ہوا تھا کہ آپ کوئی دعویٰ کرنے والے ہیں۔ چنانچہ انہی دنوں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خط میں یہ شعر لکھا۔ پہلے بھی مَیں شعر کا ذکر کر چکا ہوں کہ

ہم مریضوں کی ہے تمہی پہ نگاہ ☆ تم مسیحا بنو خدا کے لئے

تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ امر بتاتا ہے کہ وہ صاحب کشف تھے اور خدا تعالیٰ نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہ شخص مسیح موعود بننے والا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے فوت ہو گئے مگر وہ اپنی اولاد کو وصیت کر گئے کہ حضرت مرزا صاحب دعویٰ کریں گے انہیں ماننے میں دیر نہ کرنا۔ اور ان کے بارے میں تعارف مزید یہ بھی ہے کہ حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی شادی بھی ان کے ہاں ہوئی تھی۔

(ماخوذ از خطبات محمود۔ جلد 17 صفحہ 101 تا 103)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول ان کے داماد تھے۔

پھر مسمریزم سے متعلق ایک واقعہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں ہوا حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادہ پر مسمریزم کرنے والے کو نہ صرف ناکام و نامراد کیا بلکہ نشان دکھایا۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ: مسمریزم والوں کی قوت ارادی ایمان کی قوت ارادی کے مقابلے میں کیا حیثیت رکھتی ہے۔ مسمریزم کی قوت ارادی ایمان کی قوت ارادی کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوت ارادی اور انسان کی قوت ارادی میں زمین اور آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ (جس مسجد میں آپ یہ خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا کہ) اسی مسجد مبارک میں نچلی چھت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں بیٹھا کرتے

تھے۔ایک دفعہ آپ مجلس میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک ہندو جو لاہور کے کسی دفتر میں اکاؤنٹنٹ تھا اور مسمریزم کا بڑا ماہر تھا وہ کسی بارات کے ساتھ قادیان اس ارادہ سے آیا کہ میں مرزا صاحب پر مسمریزم کروں گا اور وہ مجلس میں بیٹھے ناچنے لگ جائیں گے (نعوذ باللہ) اور لوگوں کے سامنے ان کی سُبکی ہوگی۔ یہ واقعہ اس ہندو نے خود ایک احمدی دوست کو سنایا تھا۔ وہ اس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لاہور کے اس احمدی کے ہاتھ اپنی ایک کتاب روانہ فرمائی اور کہا یہ کتاب فلاں ہندو کو دے دینا۔ اس احمدی دوست نے اس کو کتاب پہنچائی اور اس سے پوچھا کہ حضرت صاحب نے آپ کو اپنی کتاب کیوں بھجوائی ہے اور آپ کا ان کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ اس پر اس ہندو نے اپنا واقعہ بتایا کہ مجھے مسمریزم کے علم میں اتنی مہارت ہے کہ اگر میں تانگے میں بیٹھے ہوئے کسی شخص پر توجہ ڈالوں تو وہ شخص جس پر میں نے توجہ ڈالی ہوگی وہ بھی تانگے کے پیچھے بھاگا آئے گا حالانکہ نہ وہ میرا واقف ہوگا اور نہ میں اس کو جانتا ہوں گا۔ تو کہنے لگا کہ میں نے آریوں اور ہندوؤں سے مرزا صاحب کی باتیں سنی تھیں کہ انہوں نے آریہ مت کے خلاف بہت سی کتابیں لکھیں۔ میں نے ارادہ کیا کہ مرزا صاحب پر مسمریزم کے ذریعہ اثر ڈالوں گا اور جب وہ مجلس میں بیٹھے ہوں گے تو ان پر توجہ ڈال کر ان کے مریدوں کے سامنے ان کی سُبکی کروں گا۔ چنانچہ میں ایک شادی کے موقع پر قادیان گیا۔ مجلس منعقد تھی اور میں نے دروازے میں بیٹھ کر مرزا صاحب پر توجہ ڈالنی شروع کی۔ وہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کچھ وعظ و نصیحت کی باتیں کر رہے تھے۔ کہتا ہے کہ میں نے توجہ ڈالی تو کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ میں نے سمجھا ان کی قوت ارادی ذرا قوی ہے اس لئے میں نے پہلے سے زیادہ توجہ ڈالنی شروع کی مگر پھر بھی ان پر کچھ اثر نہ ہوا اور وہ اسی طرح باتوں میں مشغول رہے۔ میں نے سمجھا کہ ان کی قوت ارادی اور بھی مضبوط ہے۔ اس لئے میں نے جو کچھ میرے علم میں تھا اس سے کام لیا اور اپنی ساری قوت صَرف کر دی لیکن جب میں ساری قوت لگا بیٹھا تو میں نے دیکھا کہ ایک شیر میرے سامنے بیٹھا ہے اور مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ (یہ بھی ایک جگہ بیان فرمایا کہ ہر مرتبہ شیر نظر آتا تھا لیکن آخری مرتبہ وہ شیر حملے کے لئے تیار نظر آیا۔ بہرحال کہنے لگا شیر کو دیکھ کر) میں ڈر کر اور اپنی جوتی اٹھا کر وہاں سے بھاگا۔ جب میں دروازے پر پہنچا تو مرزا صاحب نے اپنے مریدوں سے کہا دیکھنا یہ کون شخص ہے؟ چنانچہ ایک شخص میرے پیچھے سیڑھیوں سے نیچے اترا اور اس نے مسجد کے ساتھ والے چوک میں مجھے پکڑ لیا۔ مَیں چونکہ اس قوت سخت حواس باختہ تھا اس لئے میں نے پکڑنے والے سے کہا۔ اس وقت مجھے چھوڑ دو، میرے حواس درست نہیں ہیں۔ مَیں بعد میں یہ سارا واقعہ مرزا صاحب کو لکھ دوں گا۔ چنانچہ اسے چھوڑ دیا گیا اور بعد میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ تمام واقعہ لکھا اور کہا کہ مجھ سے گستاخی ہوئی۔ مَیں آپ کے مرتبے کو پہچان نہ سکا۔ اس لئے آپ مجھے معاف فرما دیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میاں عبدالعزیز صاحب مغل لاہور والے سنایا کرتے تھے (ان کے خاندان کے بہت سے افراد یہاں بھی ہیں) کہ میں نے اس ہندو سے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں نہ سمجھا کہ مرزا صاحب مسمریزم کو جانتے ہیں اور اس علم میں تم سے بڑھ کر ہیں۔ اس نے کہا یہ بات نہیں ہوسکتی کیونکہ مسمریزم کے لئے توجہ کا ہونا ضروری ہے اور یہ عمل کامل سکون اور اور خاموشی چاہتا ہے مگر مرزا صاحب تو باتوں میں لگے ہوئے تھے۔ اس لئے میں نے سمجھ لیا کہ ان کی قوت ارادی زمینی نہیں بلکہ آسمانی ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پس جو قوت ارادی خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو دی جاتی ہے اور جو کامل ایمان کے بعد پیدا ہوتی ہے اس میں اور انسانی قوت ارادی میں بُعد المشرقَین ہے۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ قوت ارادی عطا فرماتا ہے اس کے سامنے انسانی قوت ارادی تو بچوں کا سا کھیل ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے سامنے جادوگروں کے سانپ مات ہو گئے تھے۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ کے پیاروں کی قوت ارادی ظاہر ہوتی ہے تو اس قسم کی قوت ارادی رکھنے والے لوگ جو دنیاوی طور پر قوت ارادی رکھتے ہیں ہیچ ہو جاتے ہیں۔

پھر ایک موقع پر یہ بات بیان فرماتے ہوئے کہ قومی ترقی کے لئے کیا کچھ ضروری ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دینی معاملات میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام میں کس حد تک غیرت تھی۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ:

قومی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام سچائیوں کو اپنے اندر جذب کر لیا جائے۔ مسائل کے بارے میں بھی، عقائد کے بارے میں بھی (انتہائی ضروری چیز ہے کہ سچائیاں اپنے اندر جذب کی جائیں)۔ یہ نہیں کہ صرف وفات مسیح کو مان لیا جائے اور کہہ دیا جائے کہ بس ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے بلکہ وفات مسیح کے مسئلہ کو سامنے رکھ کر اس پر غور کیا جائے کہ وفات مسیح کا ماننا کیوں ضروری ہے؟ ہمیں جو چیز حیات مسیح کے عقیدہ سے چُبھتی ہے وہ یہ ہے کہ ایک تو حیات مسیح کے عقیدہ سے حضرت عیسیٰ کی فضیلت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت ہوتی ہے حالانکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا کوئی نبی ہؤا ہے نہ ہوگا اور حیات مسیح ماننے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ساری دنیا کی حقیقی اصلاح کی، مسیح کی فوقیت ثابت ہوتی ہے اور یہ اسلامی عقائد کے خلاف ہے۔ ہم تو ایک لمحے کے لئے یہ خیال بھی اپنے دل میں نہیں لا سکتے کہ مسیح، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے اور یہ ماننے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو زیر زمین مدفون ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام چوتھے آسمان پر بیٹھے ہیں اسلام کی سخت توہین ہوتی ہے۔

دوسری بات جو اس حیات مسیح کے عقیدہ کے ماننے سے ہمیں چُبھتی ہے وہ یہ ہے کہ اس سے توحید الٰہی میں فرق آتا ہے۔ یہ دو چیزیں ہیں جن کی وجہ سے ہمیں وفات مسیح کے مسئلے پر زور دینا پڑتا ہے۔ اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو مسیح خواہ آسمان پر ہوتے یا زمین پر ہمیں اس سے کیا واسطہ ہوتا۔ مگر جب ان کا آسمان پر چڑھنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کا موجب بنتا ہے اور توحید کے منافی ہے تو ہم اس عقیدہ کو کیسے برداشت کر سکتے ہیں۔ ہم تو یہ بات سننا بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ مسیح، محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل تھے کجا یہ کہ اس عقیدہ کو مان لیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ عام احمدی جب وفات مسیح کے مسئلے پر بحث کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے دلائل پیش کر رہے ہوتے ہیں تو ان کے اندر جوش پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ اس طرح اس مسئلے کو بیان کرتے ہیں جس طرح عام گفتگو کی جاتی ہے۔ مگر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ جب آپ وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے تھے تو اس وقت آپ جوش کی وجہ سے کانپ رہے ہوتے تھے اور آپ کی آواز میں اتنا جلال ہوتا تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ حیات مسیح کے عقیدہ کا قیمہ کر رہے ہیں۔ آپ کی حالت اس وقت بالکل متغیّر ہو جایا کرتی تھی اور آپ نہایت جوش کے ساتھ یہ بات پیش کرتے تھے کہ دنیا کی ترقی کے راستے میں ایک بڑا بھاری پتھر پڑا تھا جس کو اٹھا کر مَیں دُور پھینک رہا ہوں۔ دنیا تاریکی کے گڑھے میں گر رہی تھی مگر میں اس کو نور کے میدان کی طرف لے جا رہا ہوں۔ آپ جس وقت یہ تقریر کر رہے ہوتے تھے آپ کی آواز میں ایک خاص جوش نظر آتا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت پر مسیح بیٹھ گئے ہیں جس نے ان کی عزت اور آبرو چھین لی ہے اور آپ اس سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت واپس لینا چاہتے ہیں۔

(ماخوذ از ’قومی ترقی کے دو اہم اصول‘۔ انوار العلوم جلد 19 صفحہ 92 تا 95)

پس یہ تھی غیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لیکن آج کل کے علماء پر بھی حیرت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اتنی غیرت اور جوش رکھنے والے کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اونچا درجہ دیا ہوا ہے یا احمدیت کو اونچا درجہ سمجھتے ہیں۔

پھر ایک واقعہ یہ ہے جب اللہ تعالیٰ کسی کو کسی اعلیٰ مقام پر کھڑا کرتا ہے تو اس کی لوگوں کے بارے میں کس طرح راہنمائی کر دیتا ہے۔ یہ واقعہ نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان ہے کہ کس طرح رہنمائی کرتا ہے اور کس طرح لوگوں کا اندرونہ بھی ان پر ظاہر کر دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ: جب انسان ایسے مقام پر کھڑا ہو جائے (یعنی جس کو اللہ تعالیٰ نے خود بلند مقام پر کھڑا کیا ہو تو پھر) اللہ تعالیٰ کی طرف سے خودبخود رہنمائی ہوتی چلی جاتی ہے اور اس کو ایسی مخفی ہدایت ملتی ہے جسے الہام بھی نہیں کہہ سکتے اور جس کے متعلق ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ الہام سے جُدا امر ہے۔ الہام تو ہم اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ وہ لفظی الہام نہیں ہوتا اور عدم الہام ہم اس لئے نہیں کہہ سکتے کہ وہ عملی الہام ہوتا ہے اور انسانی قلب پر اللہ تعالیٰ کا نور نازل ہو کر بتا دیتا ہے کہ معاملہ یوں ہے حالانکہ لفظوں میں یہ بات نہیں بتائی جاتی۔

فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ جب اس سے بھی واضح رنگ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بات بتائی جاتی ہے تو اسے کشف کہہ دیتے ہیں۔ (کشف بھی ہو جاتا ہے جب واضح طور پر ہو جائے۔) جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ بہت سے آدمی جب میرے سامنے آتے ہیں تو ان کے اندر سے مجھے ایسی شعائیں نکلتی معلوم دیتی ہیں جن سے مجھے پتا لگ جاتا ہے کہ ان کے اندر یہ یہ عیب ہے یا یہ یہ خوبی ہے، مگر یہ اجازت نہیں ہوتی کہ انہیں اس عیب سے مطلع کیا جائے ...... اللہ تعالیٰ کی یہی سنّت ہے کہ جب تک انسان اپنی فطرت کو آپ ظاہر نہیں کر دیتا وہ اسے مجرم قرار نہیں دیتا۔ اس لئے اس سنّت کے ماتحت انبیاء اور ان کے اظلال کا بھی یہی طریق ہے کہ وہ اس وقت تک کسی شخص کے اندرونی عیب کا کسی سے ذکر نہیں کرتے جب تک وہ اپنے عیب کو آپ ظاہر نہ کر دے۔

(ماخوذ از الفضل 9 مارچ 1938 صفحہ 3 نمبر 55 جلد 26)

اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کس طرح غیروں کو بھی نشان دکھاتا ہے۔ اس بارے میں ایک واقعہ جو ایک غیر احمدی کے ساتھ ہؤا، بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ”یہ خیال کہ کسی انسان کے جسم سے ایسی شعائیں کس طرح نکل سکتی ہیں جو دوسروں کو بھی نظر آ جائیں صرف اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ لوگ اس نشان کو ظاہر پر محمول کر لیتے ہیں۔ اگر وہ سمجھتے کہ یہ کشفی واقعہ ہے تو اس قسم کے وساوس بھی ان کے دل میں پیدا نہ ہوتے۔ موسیٰ کا زمانہ تو بہت دُور کی بات ہے ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

بعض ایسے نشان دکھائے ہیں جن میں کشفی نگاہ رکھنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے انوار کو ظاہری شکل میں بھی متمثل دیکھا اور اس کے روحانی کیف سے لطف اندوز ہوئے۔ چنانچہ 1904ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف لے گئے تو وہاں ایک جلسے میں آپ نے تقریر فرمائی۔ ایک غیر احمدی دوست شیخ رحمت اللہ صاحب وکیل بھی اس تقریب میں موجود تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ دورانِ تقریر مَیں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جا رہا تھا۔ اس وقت میرے ساتھ ایک اور دوست بھی بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں کہا دیکھو وہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے دیکھا تو فوراً دوسرے دوست نے بھی کہا کہ یہ تو نور کا ستون ہے جو حضرت مرزا صاحب کے سر سے نکل کر آسمان تک پہنچا ہوا ہے۔ اس نظارے کا شیخ رحمت اللہ صاحب پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کر لی۔'' (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 120، 121)

یہ ایسے نشانات ہیں جن کو دیکھ کر لوگوں نے ایمان حاصل کیا۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ نشانات کی مختلف صورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ لوگوں پر اب بھی ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ ایک جمعہ پہلے میں نے خطبے میں بعض تازہ واقعات بھی بیان کئے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مجلس کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھا کہ میری ہمشیرہ کے پاس جنّ آتے ہیں۔ (عام طور پر ہمارے ہاں بھی اور عربوں میں بھی یہ تصور ہے کہ جنّ چمٹ جاتے ہیں اور جنّوں کو نکالنے کے لئے پھر جس بیچارے پہ جنّ چمٹے ہوتے ہیں اس پر ظلم بڑا کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ تو جنّ نکالنے کے لئے اس شخص کو جس کو جنّ چمٹا ہو جان سے مار دیتے ہیں۔ بہر حال کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عرض کی کہ میری ہمشیرہ کے پاس جنّ آتے ہیں اور وہ جنّ ایسے ہیں کہ) وہ کہتے ہیں ہم آپ پر (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر) ایمان لانے کو تیار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں خط لکھا کہ آپ ان جنّوں کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ ایک عورت کو کیوں ستاتے ہو؟ اگر ستانا ہی ہے تو مولوی محمد حسین بٹالوی یا مولوی ثناء اللہ صاحب کو جا کر ستائیں۔ ایک غریب عورت کو تنگ کرنے سے کیا فائدہ؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایسے جن کوئی نہیں ہوتے جن کو عام لوگ مانتے ہیں۔ بیشک کئی ایسے لوگ بھی ہوں گے جو اپنی انگریزی تعلیم کے ماتحت پہلے ہی اس امر کے قائل ہوں کہ جنّ کوئی نہیں ہوتے لیکن مومن کے سامنے اصل سوال یہ نہیں ہوتا کہ اس کی عقل کیا کہتی ہے بلکہ اصل سوال یہ ہوتا ہے کہ قرآن کریم کیا کہتا ہے؟ (مومن کو اس طرح سوچنا چاہئے۔) اگر قرآن کہتا ہے کہ جنّ ہوتے ہیں جس طرح کہ جنّوں کا تصور عام لوگوں نے پیدا کیا ہوا ہے تو اٰمَنَّا وَ صَدَّقْنَا اور اگر قرآن سے ثابت ہو کہ انسانوں کے علاوہ جنّ کوئی مخلوق نہیں تو پھر ہمیں یہ بات ماننی پڑتی ہے۔'' (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 363)

بہر حال مومن نے ہر صورت میں قرآن کی بات کو ماننا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی عزت اور وقار قائم رکھنے کے لئے مجذوبوں اور پاگلوں پر بھی کس طرح بعض تصرّف فرماتا ہے اس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے (پہلے بھی ہم کئی دفعہ سن چکے ہیں) حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ہی سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لے گئے۔ بعض دوستوں نے تحریک کہ شاہدرہ میں ایک مجذوب رہتا ہے اس کے پاس جانا چاہئے مگر بعض دوسرے دوستوں نے اس تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ وہ نہایت گندی گالیاں بکتا ہے اس کے پاس نہیں جانا چاہئے۔ مگر جو جانے کے حق میں تھے انہوں نے کہا کہ آپ کو الہام ہوتا ہے۔ دیکھنا چاہئے وہ کیا کہتا ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو جانچنے کے لئے ان کو ایک ہی معیار نظر آیا کہ اس کے پاس جایا جائے۔ تو) آپ خود بھی انکار کرتے رہے مگر دوست اصرار کر کے ایک دفعہ لے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ شخص گالیاں دیتے دیتے یکدم خاموش ہو گیا۔ اس کے پاس ایک خربوزہ رکھا تھا۔ اسے اٹھا کر میرے پیش کیا اور کہنے لگا یہ آپ کی نذر ہے۔ تو بعض دیکھنے والے جو ظاہری باتوں کو دیکھتے ہیں وہ تو اس کے اور بھی معتقد ہو گئے۔ مگر آپ نے فرمایا کہ وہ پاگل تھا۔ تو بعض اوقات پاگل کو بھی ایسی باتیں نظر آ جاتی ہیں جو عقلمند نہیں دیکھ سکتے۔ وہ چونکہ دنیا سے منقطع ہو چکا ہوتا ہے اس لحاظ سے اسے کسی وقت غیب کی باتیں نظر آ جاتی ہیں۔'' (ماخوذ از الفضل 28 جولائی 1938ء صفحہ 4 جلد 26 نمبر 171)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نشانات اور معجزات کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا ہے۔ ان میں سے چند حوالے پیش کرتا ہوں۔ ایک مشہور واقعہ پاگل کتے کے کاٹنے کا اور مریض کے شفایاب ہونے کا ہے۔ اس کو حضرت مصلح موعود نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے سارے واقعات چونکہ محفوظ نہیں اس لئے اس قسم کی زیادہ مثالیں اب نہیں مل سکتیں ورنہ مَیں سمجھتا ہوں کہ سینکڑوں ہزاروں مثالیں آپ کی زندگی میں مل سکتی ہوں گی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جبکہ دہریت کا بہت زور ہے اور اس کو توڑنے کے لئے آسمانی نشانوں کی حد درجے کی ضرورت ہے خدا تعالیٰ نے بہت سے نشانات اس قسم کے دکھائے ہیں جن پر ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات کا قیاس کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر مَیں ایک صاحب عبدالکریم نامی کا واقعہ پیش کرتا ہوں۔ وہ قادیان میں سکول میں پڑھا کرتے تھے۔ انہیں اتفاقاً باؤلے کتے نے کاٹ کھایا۔ اس پر انہیں علاج کے لئے کسولی بھیجا گیا اور علاج ان کا بظاہر کامیاب رہا۔ لیکن واپس آنے کے کچھ دن کے بعد انہیں بیماری کا دورہ ہو گیا جس پر کسولی تار دی گئی کہ کوئی علاج بتایا جائے مگر جواب آیا کہ Nothing can be done for Abdul Karim. یعنی افسوس ہے کہ عبدالکریم کا کوئی علاج نہیں ہوسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کی بیماری کی اطلاع دی گئی۔ چونکہ سلسلے کی ابتدا تھی۔ (ابھی نیا نیا شروع ہوا تھا۔ جماعت احمدیہ کی ابتدا تھی) اور یہ صاحب دور دراز سے علاقہ حیدر آباد دکن کے ایک گاؤں سے بغرض تعلیم آئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہت ہمدردی پیدا ہوئی اور آپ نے ان کی شفا کے لئے خاص طور پر دعا فرمائی اور فرمایا کہ اس قدر دُور سے یہ آئے ہیں، جی نہیں چاہتا کہ اس طرح ان کی موت ہو۔ ایک جگہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس کی ماں نے بڑے شوق سے اور جذبے سے اسے دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اتنے دور دراز علاقے سے بھیجا ہے، اس لئے بھی میرے اندر ایک درد پیدا ہوا کہ اس کے لئے دعا کروں۔ بہر حال اس دعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دورہ ہو جانے کے بعد ان کو شفا دے دی حالانکہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے (اس وقت کی میڈیکل ہسٹری یہی کہتی تھی کہ) اس قسم کے مریض کو کبھی شفا نہیں ہوئی۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میرے ایک عزیز ڈاکٹر ہیں بلکہ اب بھی ڈاکٹری کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے زمانہ طالبعلمی کا واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ وہ ہستی باری تعالیٰ پر ایک دوسرے طالبعلم سے گفتگو کر رہے تھے۔ دورانِ گفتگو انہوں نے یہ واقعہ بطور شہادت کے پیش کیا کہ خدا تعالیٰ ہے اور اس طرح دعائیں سنتا ہے اور اس طرح ایک علاج ہو گیا۔ اس طالبعلم نے کہا یعنی جو دوسرا تھا جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا قائل نہیں تھا اس نے کہا کہ ایسے مریض بچ سکتے ہیں یہ کوئی ایسی عجیب بات نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اتفاقاً اسی دن کالج میں پروفیسر کا لیکچر ''سگ گزیدہ کی حالت'' پر تھا۔ یعنی جس کو کتّے نے کاٹا ہو اس کی حالت پر تھا۔ جب پروفیسر لیکچر کے لئے کھڑا ہوا اور اس نے اس امر پر زور دینا شروع کیا کہ اس مرض کا علاج دورہ ہونے سے پہلے کرنا چاہئے اور بہت جلد اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کو واضح کرانے کے لئے کہا کہ جناب بعض لوگ کہتے ہیں کہ دورہ پڑ جانے کے بعد بھی مریض اچھا ہوسکتا ہے۔ اس پر پروفیسر نے جھڑک کر کہا کہ یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔ جو کہتا ہے وہ بیوقوف ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ غرض یہ ایسی بیماری تھی جس کا کوئی علاج نہیں ہوسکتا تھا اور نہ کبھی ہوا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے میاں عبدالکریم کو شفا دی اور وہ خدا کے فضل سے اب تک زندہ ہیں۔ (اس وقت جب آپ یہ بیان فرما رہے تھے۔) پس ثابت ہوا کہ اس طبعی قانون کے اوپر ایک ہستی حاکم ہے جس کے ہاتھ میں شفا کی طاقت ہے۔''

(ماخوذ از ہستی باری تعالیٰ۔ انوار العلوم جلد 6 صفحہ 329-328)

پھر آپ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ امریکہ سے دو مرد اور ایک عورت آئی۔ ایک مرد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کے دعویٰ کے متعلق گفتگو کی۔ دورانِ گفتگو میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا ذکر آ گیا۔ اس شخص نے کہا کہ وہ تو خدا تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ان کے خدا ہونے کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ اس نے کہا کہ انہوں نے معجزے دکھائے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ معجزے تو ہم بھی دکھلاتے ہیں۔ اس نے کہا مجھے کوئی معجزہ دکھلائیں؟ آپ نے فرمایا تم خود میرا معجزہ ہو (یعنی وہ امریکن جس نے سوال کیا تھا اسے فرمایا کہ تم میرا معجزہ ہو۔) یہ سن کر وہ حیران سا ہو گیا۔ اور کہنے لگا مَیں کس طرح معجزہ ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ قادیان ایک بہت چھوٹا سا اور غیر معروف گاؤں تھا۔ معمولی سے معمولی کھانے کی چیزیں بھی یہاں سے نہیں مل سکتی تھیں حتی کہ ایک روپے کا آٹا بھی نہیں مل سکتا تھا اور اگر کسی کو ضرورت ہوتی تھی تو گیہوں لے کر پِسواتا تھا۔ اُس وقت مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ میں تیرے نام کو دنیا میں بلند کروں گا اور تمام دنیا میں تمہاری شہرت ہو جائے گی۔ چاروں طرف سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اور ان کی آسائش اور آرام کے سامان بھی یہیں آ جائیں گے۔ یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ اور ہر قسم اور ہر ملک کے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ اور اس قدر آئیں گے کہ جن راستوں سے آئیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔ (گہرے ہو جائیں گے۔) اب دیکھ لو کہ راستے کس قدر عمیق ہو گئے ہیں۔ بٹالے سے قادیان تک جو سڑک آتی ہے اس پر پچھلے ہی سال گورنمنٹ نے دو ہزار روپے کی مٹی ڈلوائی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے فرمایا کہ تم میرے پاس امریکہ سے آئے ہو۔ تمہارا مجھ سے کیا تعلق تھا۔ جب تک میں نے دعویٰ نہ کیا تھا مجھے کون جانتا تھا۔ مگر آج تم اتنی دور سے میرے پاس چل کر آئے ہو یہی میری صداقت کا نشان ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ جس وقت یہ

نیواشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

گفتگو ہو رہی تھی اور اس شخص نے کہا تھا کہ آپ مجھے اپنا کوئی معجزہ دکھائیں تو سب لوگ حیران تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کا کیا جواب دیں گے؟ سب نے یہی خیال کیا کہ آپ کوئی ایسی تقریر کریں گے جس میں معجزات کے متعلق بتائیں گے کہ کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن جونہی اس نے اپنی بات کو ختم کیا اور آپ کو انگریزی سے اردو ترجمہ کر کے سنائی گئی تو آپ نے فوراً یہی جواب دیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں یہ ایک چھوٹی سی بات تھی لیکن ہر ایک انسان کی عقل اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ اب بھی ہر ایک وہ انسان جو عقل سے کام نہیں لے گا کہے گا کہ یہ کیا معجزہ ہے؟ مگر جن کی آنکھیں کھلی ہوئی اور عقل اور سمجھ رکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ بہت بڑا معجزہ ہے اور حق کے قبول کرنے والے کے لئے یہی کافی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ میری صداقت میں لاکھوں نشانات دکھلائے گئے۔ لیکن مَیں تو کہتا ہوں کہ اتنے نشانات دکھلائے گئے ہیں جو گنے بھی نہیں جا سکتے مگر پھر بھی بہت سے نادان ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اتنے تو مرزا صاحب کے الہام بھی نہیں۔ پھر نشانات کس طرح اس قدر ہو گئے؟ لیکن عقل اور سمجھ رکھنے والے انسان خوب جانتے ہیں کہ لاکھوں نشانات تو ایک الہام سے بھی ظاہر ہو سکتے ہیں۔

ایک قصّہ مشہور ہے کہ کوئی شخص تھا اس نے اپنے بھتیجوں سے کہا کہ کل میں تم کو ایک ایسا لڈّو کھلاؤں گا جو کئی ہزاروں، لاکھوں آدمیوں نے بنایا ہوگا۔ دوسرے دن جب وہ کھانا کھانے بیٹھے تو انہوں نے لڈّو کھانے کی امید پر کچھ نہ کھایا اور چچا کو کہا کہ وہ لڈو دیجئے۔ اس نے ایک معمولی لڈو نکال کر ان کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ یہ ہے وہ لڈو جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا۔ اس کو دیکھ کر وہ سخت حیران ہوئے کہ یہ کس طرح کئی لاکھ آدمیوں کا بنایا ہوا ہے؟ چچا نے کہا کہ تم کاغذ اور قلم لے کر لکھنا شروع کر دو۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ واقعہ میں اس لڈو کو کئی لاکھ آدمیوں نے بنایا ہے۔ دیکھو ایک حلوائی نے اسے بنایا۔ اس کے بنانے میں جو چیزیں استعمال ہوئیں ان کو حلوائی نے کئی آدمیوں سے خریدا۔ پھر ان میں سے ہر ایک چیز کو ہزاروں آدمیوں نے بنایا۔ مثلاً شکّر کو ہی لے لو اس کی تیاری پر کتنے آدمیوں کی محنت خرچ ہوئی ہے۔ کوئی اس کو مَلنے والے ہیں۔ کوئی رَس نکالنے والے ہیں۔ کوئی نَیشکر کھیت سے لانے والے۔ کوئی ہل جوتنے والے۔ پانی دینے والے۔ پھر ہل میں جو لوہا اور لکڑی خرچ ہوئی ہے اس کے بنانے والے۔ اسی طرح سب کا حساب لگاؤ تو کس قدر آدمی بنتے ہیں؟ پھر شکّر کے سوا اس میں آٹا ہے۔ اس کے تیار کرنے والے کا اندازہ لگاؤ۔ کیا اس طرح اتنی تعداد نہیں بن جاتی؟ بھتیجوں نے یہ سن کر کہا کہ ہاں ٹھیک ہے۔ یہ بات ان بچوں کی سمجھ میں تو نہ آئی لیکن وہ شخص چونکہ عقلمند تھا اس لئے وہ دیکھ رہا تھا کہ ایک لڈّو کے تیار ہونے میں لاکھوں آدمیوں کی محنت خرچ ہوتی ہے۔

یہ تو اس نے دنیاوی رنگ میں نصیحت کی تھی مگر جو روحانی بزرگ ہوتے ہیں انہوں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ (پھر آپ نے مرزا مظہر جان جاناں کا واقعہ بیان کیا کہ) انہوں نے بٹالے کے ایک شخص غلام نبی کو دو لڈو دیئے۔ اس نے منہ میں ڈال لئے اور کھا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس سے انہوں نے پوچھا کہ تم نے ان لڈوؤں کا کیا کیا؟ اس نے کہا کھا لئے۔ یہ سن کر انہوں نے نہایت تعجب انگیز لہجے میں پوچھا کہ ہیں! کھا لئے؟ اس نے کہا جی ہاں کھا لئے۔ اسی طرح وہ بار بار ان سے پوچھتے رہے اور تعجب کرتے رہے۔ اتنی جلدی تم نے کھا لئے۔ اس کو خیال ہوا کہ انہیں دیکھنا چاہئے کہ یہ کس طرح کھاتے ہیں۔ ایک دن کوئی شخص ان کے پاس کچھ لڈو لایا۔ ان میں سے آپ نے ایک لڈو اٹھا کر رومال پر رکھ لیا اور اس میں سے ایک ریزہ توڑ کر آپ نے تقریر شروع کر دی کہ میں ایک ناچیز ہستی، میرے لئے خدا تعالیٰ نے یہ اتنی بڑی نعمت بھیجی ہے۔ اس میں کیا کیا چیزیں پڑی ہیں۔ پھر ان کو کتنے آدمیوں نے بنایا ہوگا۔ کیا مجھ ناچیز کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ نعمت بھیجی ہے؟ اس طرح تقریر کرتے رہے اور ادھر اپنی عاجزی اور فروتنی بیان کرتے رہے اور اُدھر خدا تعالیٰ کی حمد اور تعریف کرتے رہے۔ اسی طرح ظہر سے کرتے کرتے ابھی پہلا ہی دانہ جو منہ میں ڈالا تھا وہی کھایا تھا کہ عصر کی اذان ہو گئی اور اسے چھوڑ کر وضو کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ کیا بات تھی؟ یہی کہ اس لڈو میں انہیں خدا تعالیٰ کے ہزاروں نشانات نظر آتے تھے۔ یوں کھانے والا تو چار پانچ دس بیس لڈو بھی جھٹ پٹ کھا سکتا ہے مگر مظہر جان جاناں کے لئے ایک ہی لڈو اتنا بوجھل ہو گیا کہ اس کے کھانے سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے ان کی کمر ٹوٹی جاتی تھی۔ تو عقل ہی ایک چھوٹی سی چیز کو بڑا بنا دیتی ہے اور نادانی نظر آنے والی بڑی چیز کو بھی چھوٹا ظاہر کر دیتی ہے۔ اسی طرح عقل ایک بڑی نظر آنے والی چیز کو چھوٹا دکھا دیتی ہے اور نادانی ایک معمولی چیز کو بڑا دکھا دیتی ہے۔ تو عقلمند انسان چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی خدا کے بڑے بڑے نشان دیکھ لیتا ہے اور نادان بڑی بڑی اہم باتوں میں بھی کچھ نہیں دیکھتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ میری صداقت کے خدا تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھلائے ہیں۔ یہ بالکل درست ہے اور (اس میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میں تو کہتا ہوں کہ آپ کی صداقت کے خدا تعالیٰ نے اس قدر نشانات دکھلائے ہیں کہ جن کا شمار بھی نہیں ہو سکتا۔ مگر کن کے لئے؟ (یہ نشان جو دکھلائے ہیں کن کے لئے ہیں؟) اُنہیں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ اگر کوئی شخص آپ کی صداقت کے نشانات دیکھنے کے لئے یہاں آئے تو یہ جس قدر بھی عمارتیں ہیں جو سامنے نظر آ رہی ہیں۔ (یہ قادیان میں فرما رہے ہیں۔ مسجد اقصیٰ میں کھڑے ہو کر) ان میں سے چند ایک کو چھوڑ کر باقی سب آپ کے نشان ہیں۔ پھر احمدیہ بازار سے آگے کے جس قدر مکانات بنے ہوئے ہیں ان کے لئے جو زمین تیار کی گئی ہے، اس میں ڈالا ہوا مٹی کا ایک ایک بورا نشان ہے۔ یہاں ایک اتنا بڑا اگڑھا تھا کہ اس میں ہاتھی غرق ہو سکتا تھا (مٹّی ڈال ڈال کے وہ بھرا اور پھر آبادی ہوئی۔) پھر قادیان سے باہر شمال کی طرف نکل جائیں وہاں جو اونچی اور بلند عمارتیں نظر آئیں گی ان کی ہر ایک اینٹ اور چونے کا ایک ایک ذرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کا نشان ہے۔ پھر قادیان میں چلتے پھرتے جس قدر انسان نظر آتے ہیں خواہ وہ ہندو ہوں یا سکھ یا غیر احمدی ہیں یا احمدی سب کے سب آپ ہی کی صداقت کے نشان ہیں۔ احمدی تو اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو دیکھ کر اپنے گھر بار چھوڑ کر یہاں کے ہو رہے اور غیر احمدی اور دوسرے مذاہب والے اس لئے کہ ان کی طرز رہائش، لباس وغیرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے وہ نہ تھے جو اَب ہیں۔ ان کی پگڑی، ان کا کرتہ، ان کا پاجامہ، ان کی عمارتیں، ان کا مال، ان کی دولت وہ نہ تھی جو اَب ہے۔

(آج بھی قادیان کی ترقی اس بات کا ثبوت ہے۔ آج بھی لوگ قادیان جاتے ہیں تو اس لئے جاتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی ہے۔ اس لئے نہیں جاتے کہ ایک شہر ہے اور عام شہروں کی طرح اس کی آبادی بڑھ رہی ہے اور ترقی کر رہا ہے یا شہر پھیل گیا ہے۔ وہاں کے کاروباری لوگ آج بھی اس امید پر بیٹھے ہوتے ہیں کہ یہاں جلسہ ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ ہے تو ہمارے کاروبار بھی چمکیں گے۔ تو مالی لحاظ سے بھی غیروں کی یہ ترقیاں آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے اس شہر میں ہو رہی ہیں۔ بہرحال) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کرنے پر لوگ آپ کے پاس آئے اور ان لوگوں نے بھی فائدہ اٹھا لیا اور لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ کی وجہ سے ان کو بھی نعمت مل گئی تو یہ سب آپ کی صداقت کے نشانات ہیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) دُور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی مسجد (جہاں آپ یہ خطبہ دے رہے تھے اس) کی یہ عمارت یہ لکڑی یہ کھمبا یہ سب نشانات ہیں کیونکہ یہ پہلے نہیں تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ کیا تو پھر بنے۔ پس لاکھوں نشانات تو یہاں ہی مل سکتے ہیں۔ پھر سالانہ جلسے پر جس قدر لوگ آتے ہیں ان میں سے ہر ایک آنے والا ایک نشان ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ ہر سال ظاہر کرتا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کرتا رہے گا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے نشانات کا یہ بہت کم اندازہ لگایا کہ وہ لاکھوں ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ وہ اس قدر ہیں کہ کوئی انسانی طاقت ان کو گن ہی نہیں سکتی۔ صرف خدا تعالیٰ ہی کے اندازے میں آ سکتے ہیں۔ لیکن جہاں یہ نشانات ہمارے لئے تقویت ایمان کا موجب ہوتے ہیں وہاں اس آیت کے ماتحت یہ بھی بتاتے ہیں کہ اول ہر ایک آنے والا انسان آنکھیں کھول کے دیکھے کہ یہاں کس قدر نشانات ہیں اور پھر وہ خود بھی ایک نشان ہے۔'' (ماخوذ از خطبات محمود جلد 5 صفحہ 354 تا 357)

اور آج دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی اور جماعت احمدیہ کی مساجد، مشن ہاؤسز، جامعات، سکول، ہسپتال، مقامی باشندوں کا آپ کے ساتھ عقیدت اور احترام کا اظہار یہ سب نشانات ہیں۔ جس کی روحانی نظر ہو اسی کو نظر آ سکتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''مجھے خوب یاد ہے کہ ایک مولوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا مَیں آپ کا کوئی نشان دیکھنے آیا ہوں۔ آپ ہنس پڑے اور فرمایا میاں تم میری کتاب حقیقۃ الوحی دیکھ لو تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں کس قدر نشانات دکھائے ہیں۔ تم نے ان سے کیا فائدہ اٹھایا ہے کہ اور نشان دیکھنے آئے ہو؟

پس اگر اس شخص نے دو منٹ یا پانچ منٹ میں پوری ہونے والی دو چار پیشگوئیاں پیش کی ہوتیں تو ہم دو سال کیا اس کی دو سو سال والی پیشگوئی بھی مان لیتے اور کہتے کہ جب ہم نے دو تین یا پانچ منٹ میں پوری ہونے والی پیشگوئیاں دیکھی ہیں تو یہ لمبے عرصے والی پیشگوئیاں بھی ضرور پوری ہوں گی۔ لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کی پیشگوئیاں دکھائے بغیر لمبے عرصے والی پیشگوئیاں کرے تو ہم کہیں گے کہ یہ بات عقل کے خلاف ہے۔''

(ماخوذ از الفضل 14 اگست 1956 صفحہ 4 جلد 45/10 نمبر 189)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں تو آپ کی زندگی میں پوری ہوئیں اور آج تک ہو رہی ہیں جیسا کہ میں نے کہا کہ جماعت کی روزانہ ترقی اس کی دلیل ہے، اس کا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر جس طرح ہو رہی ہیں ان کو نظر نہ آنے والوں کو بھی بصارت عطا فرمائے کہ وہ ان کو دیکھیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہر لمحہ اپنے ایمان میں مضبوط تر کرتا چلا جائے۔

★...★...★

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

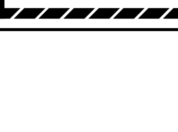

رابطہ: عبدالقدوس نیاز

098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

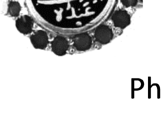

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

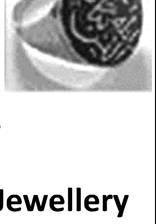

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ایم۔ٹی۔اے کی برکات اور اس کی اہمیت و افادیت

از: دفتر نظارت نشر واشاعت

7 جنوری 1994 کا دن وہ مبارک دن ہے۔ جس دن ایم ٹی اے کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے فضلوں اسکی رحمتوں اور برکات کا نزول کُل عالم احمدیت بلکہ تمام عالم انسانیت پر دن رات شروع ہوا اور ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی چوبیس گھنٹے کی نشریات کے ذریعہ تمام دنیا میں حقیقی اسلام کی اشاعت شروع ہوئی۔ ایم ٹی اے روزافزوں ترقیات کی بیشمار منازل طے کرتے ہوئے آج قریباً دنیا کی تمام بڑی زبانوں میں بیک وقت چار مختلف چینلز کے ذریعہ سے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اکناف عالم تک پہنچا رہا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مادیّت اور دنیوی علوم کی ترقی کے اس دور میں MTA انٹرنیشنل کا قیام تقدیر خداوندی سے عین الٰہی بشارات کے مطابق ہوا۔ یہ وہ فضل الٰہی ہے جو وعدہ الٰہی لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے تسلسل میں ہے اور یہی وہ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے جس کے ذریعہ سے سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق صادق اور مسیح الزماں سے کیا گیا وعدہ الٰہی کہ ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ بڑی شان سے پورا ہوا۔ MTA کی اہمیت و افادیت کے ضمن میں بیشمار الٰہی بشارات میں سے صرف چند ایک کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔ جس سے اس عظیم نعمت کی اہمیت و افادیت روزروشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔

✡ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی تیسری انٹرنیشنل کانفرنس کی اختتامی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی MTA کے متعلق ایک اور پیشگوئی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

”یاد رکھیں جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا گیا تھا وہ دنیا کے لوگوں کو اسلام کا صحیح اور اصل چہرہ دکھانا تھا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ والناشرات نشراً (المرسلات:4) جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ طاقتیں جو سچائی کو بہترین طور پر پھیلاتی ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے جو سچائی کے پیغام کو پیش کرتے اور دنیا کے اطراف و جوار میں پھیلاتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ نے بہت خاص اور معزز مقام سے نوازا ہے۔ اور عصر حاضر میں MTA ہی ہے جو سچائی کو پھیلانے کے لئے بڑا اہم اور نمایاں کردار ادا کررہا ہے۔ (ترجمہ انگریزی خطاب فرمودہ 13 اپریل 2014 بمقام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح لندن)

✡ بحارالانوار جلد نمبر 1 صفحہ 285 میں حضرت امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ

”ایک منادی آسمان سے آواز دیگا۔ جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے بھی سنے گی اور اہل مشرق و مغرب بھی سنیں گے“۔

آج MTA نہ صرف تمام احمدیوں اور بالخصوص پردہ نشین طبقہ نسواں کی روحانی اخلاقی اور دینی و دنیوی تعلیم و تربیت کا ایک نہایت ہی مؤثر ذریعہ ثابت ہوا ہے بلکہ مادیت کے اس دور میں وہ لوگ جن کو دین سے دلچسپی کم ہوگئی تھی ان کی توجہ کا بھی باعث بنا ہے۔

✡ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب قیامت نامہ صفحہ 4 مطبع مجتبائی دہلی میں یوں رقمطراز ہیں۔

”بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی۔ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی آواز سنو، اس کی اطاعت کرو اور یہ آواز اس جگہ کے تمام خاص و عام سنیں گے۔“

MTA کے ذریعہ سے بالخصوص ہر سال عالمی بیعت کے موقعہ پر خلیفۃ المسیح کی یہ آواز تمام خاص و عام سنتے اور خلیفۃ المسیح سے اطاعت کا عہد باندھتے ہیں۔

✡ انجیل میں بھی مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے وقت وحدت اقوام اور آسمانی پیغام کی عالمی اشاعت کا تذکرہ موجود ہے۔ ان پیشگوئیوں میں آواز کے آسمان سے اترنے اور پھر یکساں طور پر سب لوگوں کو پہنچنے اور اہل مشرق و مغرب کا اپنی اپنی جگہ رہتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھنے کا جو تذکرہ ہے۔ اس میں بھی اسی عالمی مواصلاتی نظام یعنی MTA کی طرف بلیغ اشارہ ہے۔

✡ آج سے قریباً 114 سال قبل خود حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیاء کے ذریعہ جو خوشخبری دی تھی وہ بھی MTA کے اس مواصلاتی نظام کیطرف مشار ہے۔ 8 دسمبر 1902 کو آپؑ نے مسجد مبارک میں اپنے اصحاب کو یہ رؤیاء یوں سنائی:

”ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہوا میں تیر رہا ہوں۔ اور ایک گڑھا ہے مثل دائرہ کے گول اور اس قدر بڑا ہے۔ جیسے یہاں سے نواب صاحب کا گھر اور میں اس پر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر تیر رہا ہوں۔ سید محمد احسن صاحب کنارے پر تھے میں نے ان کو بلا کر کہا کہ دیکھ لیجئے کہ عیسیٰ تو پانی پہ چلتے تھے اور میں ہوا پر تیر رہا ہوں اور میرے خدا کا فضل ان سے بڑھ کر مجھ پر ہے۔ حامد علی میرے ساتھ ہے۔ اور اس گڑھے پر ہم نے کئی پھیرے کئے۔ نہ ہاتھ نہ پاؤں ہلانے پڑتے ہیں اور بڑی آسانی سے اِدھر اُدھر تیر رہے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم، جدید ایڈیشن، صفحہ 569)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی یہ رویاء MTA کے ذریعہ بڑی شان سے پوری ہو کر کل عالم میں آپ کی صداقت کو ثابت کررہی ہے۔ ہوا کے دوش پہ آپ کی شبیہ مبارک اور آپ کا مقدس پیغام اور کلمات کل عالم تک پہنچ رہے ہیں۔ پس سعادت مند وہ ہیں جو اس شبیہ مبارکہ کو پہچانیں۔ اس پیغام کو سنیں اور الٰہی بشارات کی قدر کریں۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمیں آمد امام کامگار

قارئین کرام! مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل حقیقتاً ایک نعمت عظمیٰ ہے جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس ظلمت، گمراہی اور لادینی کے دور میں جماعت احمدیہ کو عطا کی ہے۔ یہ وہ واحد مسلم ٹی وی ہے جو ساری دنیا میں روزانہ چوبیس گھنٹے اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیمات کو پیش کرتا ہے۔ اور تمام بنی نوع انسان کی دینی، اخلاقی اور روحانی سیری کا موجب ہے۔ اس کے پروگرام اور نشریات عالمی ہیں۔ اس کے سارے پروگرام روح پرور، غیر جانبدار، کامل عدل و انصاف اور سچائی اور راستی پر مبنی ہیں۔ جن میں کسی قسم کی تصنع، جھوٹ، اور مداہنت کی آمیزش نہیں۔ نورِ محمدی کے فیض سے MTA نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔ بلکہ یہ ابدی صداقتوں کو پھیلانے اور فطرت انسانی کو اپیل کرنے والا ایک عالمی چینل ہے۔ خلافت کے زیر سایہ اب یہی وہ چینل ہے جس سے نہ صرف منتشر امت مسلمہ بلکہ بے چین عالم انسانیت کو ہدایت اور روشنی مل رہی ہے۔ اور ان سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کی بھی اسکو توفیق مل رہی ہے۔

MTA کی چوبیس گھنٹے کی نشریات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پر معارف خطبات و خطابات، مجالس عرفان اور اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات و خطابات کے علاوہ راہ ھُدیٰ، Faith Matters، Becon of truth, Real talk، الحوار المباشر و دیگر بے شمار ایسے پروگرام ہیں جو عالمگیر جماعت احمدیہ کی دینی، اخلاقی و روحانی تعلیم و تربیت کیساتھ ساتھ کل عالم کو ہدایت و روشنی کے سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ خلافت کے زیر سایہ MTA کی بدولت ہی آج ساری دنیائے احمدیت باوجود رنگ و نسل، جغرافیائی حدود اور زبانوں وغیرہ کے اختلاف کے ایک ہی رنگ، رنگ تقویٰ میں رنگین نظر آتی ہے۔ اور باوجود ہزار ہا میل کے فاصلوں کے سب کے دل وحدت ایمانی سے اس طرح مربوط ہیں گویا بنیان مرصوص ہوں۔

اس کے برعکس دنیا بھر میں پچاس سے زائد مسلم حکومتیں موجود ہیں۔ ان میں سے بعض بہت وسیع خزانوں اور وسائل کی بھی مالک ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی کو بھی ایک عالمگیر مسلم ٹی وی قائم کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ اگرچہ ان ممالک میں بیسیوں ٹی وی چینل جاری ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو فی الواقع مسلم ٹی وی کہا جاسکے۔ یہ سعادت اس زمانے میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی جماعت کو حاصل ہوئی ہے جو دنیوی لحاظ سے کمزور اور غریب ہے۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی فضلِ الٰہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنے ایک ولولہ انگیز پیغام میں فرمایا: ”اس وقت آپ لوگ جو ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھ رہے ہیں اور دنیا میں ہر جگہ ایک ہی وقت میں خلیفہ وقت کے جو خطبات سنے جاتے ہیں۔ پروگرام دیکھے جاتے ہیں یہ جماعت احمدیہ کے وسائل کو دیکھتے ہوئے کوئی دنیادار سوچ بھی نہیں سکتا۔ کیا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کی یہی ایک دلیل کافی نہیں؟“

(پیغام 27 مئی 2014 برموقع یوم خلافت ماخوذ از ہفت روزہ بدر قادیان 10 جولائی 2014)

MTA یقیناً خدا تعالیٰ کی ایک فعلی شہادت ہے جس کا اعتراف غیروں نے بھی برملا طور پر اس وقت کیا تھا جبکہ یہ مواصلاتی نظام ابھی اپنی شیر خوارگی کی عمر میں تھا۔ چنانچہ ہندوستان کا ایک مشہور اور کثیر الاشاعت روزنامہ The times of India Bombay، MTA کے عین اجراء والے سال 18 دسمبر 1994 کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

The Ahmadiyyas, a dissident Islamic sect has grabbed the telecommunication revolution as no other religious establishment has, ... Orthodox Islam has not thought of using electronic media in this way..... with this television channel the sect can transmit messages to all corners of the world where it would take a long time to reach by other means.

(The Times of India Bombay 08-12-1994 P.3)

خلاصہ بیان یہ ہے احمدیہ فرقے نے مواصلاتی نظام کو اپنے قابو میں کرلیا ہے۔ جبکہ کوئی بھی دوسری مذہبی تنظیم ایسا نہیں کر پائی اور دیگر مسلمان فرقوں نے Electronic میڈیا کے اس طرح استعمال بارے سوچا بھی نہیں ہے.......... اس ٹیلی ویژن چینل کے ذریعہ یہ فرقہ اپنے پیغامات کو اس سرعت کے ساتھ اکناف عالم میں نشر کرتا ہے کہ دوسرے ذرائع سے اسے ایسا کرنے میں ایک لمبا عرصہ درکار تھا۔

پس اکناف عالم میں بسنے والے احمدی کتنے خوش نصیب ہیں جن کو وہ نعمت عطا کی گئی جو دنیا کی کسی مذہبی تنظیم اور مسلمانوں کے کسی دوسرے فرقہ کو عطا نہیں کی گئی۔ حضور انور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ”پس MTA ان سامانوں میں سے ایک سامان ہے جس نے حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا اور پہنچا رہا ہے اور اس بات کا اعلان کررہا ہے کہ اس زمانہ کی ایجادات کا اگر صحیح استعمال ہو رہا ہے تو حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اس وقت MTA کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کررہے ہیں بلکہ مخالفین اسلام کا ان دلائل سے منہ بند کررہے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دیئے۔ پس MTA کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا کرنے کے لئے ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔ جو ان مقاصد کو لیکر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کے مقاصد تھے۔“

(خطبہ جمعہ 30 مئی 2008)

اسی خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”جو ایم ٹی اے اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے یہ بھی خلافت کی برکات میں سے ایک برکت ہے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ اس لئے اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

خلافت کے زیر سایہ MTA کی بدولت ہی آج عالمگیر جماعت احمدیہ باوجود رنگ و نسل، جغرافیائی حدود، لسانی و طبقاتی اختلافات کے امت واحدہ کا نظارہ پیش کرتی ہے۔ اور ایک ہی رنگ میں جو رنگ تقویٰ

ہے، رنگین نظر آتی ہے۔ اور باوجود ہزاروں میل کے فاصلوں کے سب کے دل وحدت ایمانی سے اس طرح مربوط ہیں گویا بنیان مرصوص ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو اسی حقیقت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’ایم ٹی اے کی میں نے پہلے بھی بات کی تھی۔ اس بارے میں بتادوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کے ذریعہ سے یہ انعام اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا جو جیسا کہ میں بتا چکا ہوں دنیا کے ہر ملک میں جاری ہے۔ اس نے ایشیاء میں بھی، یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی اور جزائر کے رہنے والوں میں بھی ان کی سوچوں کے دھارے تبدیل کر دیئے ہیں اور وہ سب ایک سمت چلنے والے ہیں گویا کہ جماعت احمدیہ کا مزاج اس وجہ سے ایک ہو کر رہ گیا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذریعہ تو مقرر کیا لیکن خلافت کی اطاعت اور خلافت سے محبت اور خلافت کے انعام کی حقیقت کو جاننے کی وجہ سے تمام احمدیوں میں یہ روح پیدا ہوئی۔ اس سے بڑھ کر دین کے معاملے میں اکائی اور تجدید کا نمونہ اور کیا ہوگا کہ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدی ایک اشارے پہ اٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام اور فعلی شہادت کو سمجھنے اور مسیح موعود کی بیعت میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے اور خدائے واحد کی بادشاہت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہم اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اور یہ کردار مسلم امت کو بھی سمجھ میں آجائے۔‘‘

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ولولہ انگیز پیغام، ہفت روزہ بدر 10 جولائی 2014)

MTA کے قیام سے قبل ہر احمدی کے دل میں یہ تڑپ اور بے چینی تھی کہ وہ خلیفۃ المسیح کا دیدار کرے اس کے روح پرور اور جان افزا کلمات براہ راست سنے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس غریب اور کمزور جماعت کو یہ ذریعہ بھی عطا فرمادیا۔ اب اس کی قدر کرنا اور اس سے بھر پور فائدہ اٹھانا ہر فرد جماعت کا کام ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عہدیداران اور نمائندگان مجلس شوریٰ کو MTA سے استفادہ کرنے کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’ایک اور بات جس کی طرف میں عہدیداران اور نمائندگان مجلس شوریٰ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ انہیں اور ان کے افراد خانہ کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو سکے MTA سے استفادہ کرنا چاہئیے۔ بلکہ آپ لوگ دیگر دوستوں کو بھی MTA سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔..........سب سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ لوگ ہر جمعہ کو نشر ہونیوالا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔ اور دیگر ایسے پروگرام بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے۔ جیسا کہ غیر مسلموں سے خطاب ہیں یا جلسہ پر کی جانے والی میری تقریریں ہیں یا دیگر مجالس وغیرہ۔ ان پروگرامز کو دیکھنا انشاء اللہ آپ لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوگا اور اسی مقصد سے آپ لوگوں کو یہ پروگرام دیکھنے چاہئیں۔ جب ہماری جماعت کے مبلغین اور علماء خلیفۃ المسیح کے پروگراموں کو دیکھتے ہیں تو باوجود اس کے کہ ان کے پاس علم بھی ہے اور ان کی ایک لمبی ٹریننگ اس لحاظ سے ہوئی ہوتی ہے۔ وہ بھی اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ان خطبات، تقاریر اور مجالس وغیرہ میں ایسے نکات بیان ہوتے ہیں جن سے ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے یا کم از کم دہرائی ہوجاتی ہے۔ لہٰذا اس صورت میں کہ یہ پروگرامز علماء کے لئے فائدہ کا موجب بنتے ہیں۔ تو اس میں تو شک ہی نہیں رہتا کہ ایک عام احمدی کے لئے یہ مجالس کس قدر فائدہ مند ثابت ہوتی ہونگی۔ پھر ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ چاہے کسی کو نئے علمی نکات ملیں یا اس کی دہرائی ہو رہی ہو۔ ہر دو صورتوں میں ان باتوں کے سننے سے اس کی توجہ ان باتوں پر عمل کرنے کی طرف ہوجائے گی۔‘‘

(خطاب حضور انور مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 25 اکتوبر 2013 تا 31 اکتوبر 2013، صفحہ 2، صفحہ 8)

ایک اور موقع پر حضور انور نے احباب جماعت کو MTA کی طرف توجہ کرنے کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا:

’’اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی طرف بلانے کے لئے راستے بھی آسان کر دیئے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بھی مہیا کر دیا ہے۔ آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے 24 گھنٹے یہی کام ہو رہا ہے۔ پس اگر اپنے علم میں کمی بھی ہے تو اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے۔ پس ہمیں بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے۔ وسائل بھی میسر ہیں۔ اس لئے درخواست ہے کہ توجہ کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2004 ہفت روزہ بدر 2 فروری 2012 صفحہ 13)

مادیت پرستی کے اس دور میں بڑے بڑے تجارتی اور حکومتی اداروں میں بھاری اخراجات کر کے سیٹیلائیٹ چینل جاری کرنے کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ ان چینلوں کی بڑی غرض دولت کمانا ہوتی ہے۔ اسی لحاظ سے ان کے بیشتر پروگرام بھی دنیا داروں کے رجحانات کے مطابق ہوتے ہیں۔ اپنے پروگراموں کو شہرت دینے اور کامیاب بنانے کے لئے جھوٹ فریب اور انسانیت کو شرمسار کرنے والی انتہائی ذلیل حرکات اور فحاشی سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا چنانچہ فرضی ڈرامے، فحش Reality Shows انتہائی لغو اور بے ہودہ فلمیں و ناچ گانے اور عریانی و جھوٹ پر مشتمل اشتہار بازی ان پروگراموں کی روح رواں ہوتی ہے۔ اور اس پر طُرہ یہ کہ یہ پروگرام اور یہ سب لغویات بھی لوگوں کو پیسے دے کر دیکھنی پڑتی ہیں۔ مگر اس کے برعکس MTA ہی ایک ایسا ٹی وی چینل ہے جو ہر قسم کی بیہودگیوں اور لغویات سے پاک ہے۔ جو نوع انسانی کو پستی سے اٹھا کر انسانیت کے کمال تک پہنچانا چاہتا ہے۔ یہ با اخلاق اور باخدا انسان بننے کی راہیں دکھاتا ہے۔ اور بغیر کسی دنیوی طمع، حرص اور مالی منفعت کے، سراسر بے غرض اور بے لوث خدمت کی راہ سے گویا پکار پکار کر لوگوں کو یہ دعوت دیتا ہے کہ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

الغرض اس زمانے میں MTA جیسی نعمت کا ایک غریب اور کمزور جماعت کو عطا کیا جانا بھی الٰہی نشانات میں سے ایک نہایت ہی عظیم الشان نشان ہے اور ان مخالفین احمدیت کے منہ پر بھی ایک زوردار طمانچہ ہے۔ جو شیطانی حربے اور زمینی ذرائع استعمال کر کے پیغام حق کو پھیلنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اسی نشان الٰہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مخالفین احمدیت کو متنبہ فرمایا۔

’’مولویوں کو پاکستان میں میں نے یہ نصیحت کی تھی کہ احمدیت کے راستے نہ روکو تمہیں نقصان ہوگا...... تم ایک راستہ روکو گے تو خدا بیسیوں راستے کھول دیگا۔ اور زمینی راہیں بند کرو گے تو آسمان سے اس کثرت سے فضل نازل ہوں گے کہ تم کسی زور اور کسی برتے پر کسی طاقت سے ان کی راہ میں حائل نہیں ہو سکو گے۔ جو کچھ تمہارا زور ہے کرتے چلے جاؤ۔ جتنی طاقت ہے جتنی بساط ہے۔ جس طرح قرآن نے شیطان کو چیلنج دیا تھا کہ اپنا لشکر دوڑاؤ اپنے گھوڑے چڑھاؤ۔ لیکن میرے بندے پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔ جو طاقتیں بروئے کار لاؤ خدا کی قسم تمہیں کبھی غلبہ نصیب نہیں ہوگا۔‘‘

(خطبہ جمعہ 21 اگست 1992ء)

پس آج روئے زمین پر بسنے والا ہر احمدی اس الٰہی نشان کا زندہ گواہ ہے۔ MTA کے ذریعہ روز افزوں وسیع سے وسیع اور نیک سے نیک تر اثرات مرتب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ بیسیوں سعید روحیں اسی چینل کے ذریعہ پیغام حق سن کر حلقہ بگوش احمدیت ہوتی جا رہی ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب خلافت کے ماتحت MTA کے ذریعہ ایک عالمگیر روحانی انقلاب برپا ہوگا اور دنیا قرآن مجید کی پیشگوئی لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کے تحت اسلام کو تمام ادیان پر غالب ہوتے دیکھے گی۔ پس ہم احمدیوں کا اولین فرض ہے کہ ہم اس الٰہی نشان کی قدر کریں اور اس سے کما حقہ بھر پور فائدہ اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔‘‘

(الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف ۔(۲) کشّاف)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان ۔ قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’اس وقت جس کامیابی کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے وہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنا اور آپ کی بعثت کا مقصد بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا اور اس سے زندہ تعلق پیدا کروانا ہے۔ اسی طرح مخلوق کے جو ایک دوسرے پر حق ہیں اُن کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا اور اُن کی ادائیگی کرنا ہے۔‘‘

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 8 رنومبر 2013)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز سونگڑہ اُڈیشہ

تحریک جدید۔ ایمان کو جلا بخشنے والی تحریک

نوید الفتح شاہد، مربی سلسلہ احمدیہ

الٰہی جماعتوں پر جب مشکلات آتی ہیں تو وہ ان کے ازالہ کیلئے جہاں خدا کے حضور دعائیں کرتی ہیں وہیں قربانیاں بھی پیش کرتی ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ قربانی کی ضرورت کے متعلق فرماتے ہیں: ''میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے تمام افراد الا ماشاء اللہ سوائے چند لوگوں کے سب سچے مومن ہیں اور اس وعدے پر قائم ہیں جو انہوں نے بیعت کے وقت کیا اور اس وعدے کے مطابق جس قربانی کا بھی ان سے مطالبہ کیا جائے گا اسے کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہیں گے۔ خطبہ جمعہ میں بولنا منع ہے لیکن اگر امام اجازت دے تو انسان بول سکتا ہے۔ پس میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا آپ اس وعدے پر قائم ہیں جو آپ لوگوں نے میرے ہاتھ پر کیا؟

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ 1)

تمام حاضرین نے یک زبان ہو کر آپ کی اس آواز پر لبیک کہا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اس کے بعد میں آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب آپ لوگ اپنی جانیں میرے ہاتھ پر فروخت کر چکے ہیں اپنے اموال میرے ہاتھ پر فروخت کر چکے ہیں تو اب ہر ایک وہ مطالبہ جو شریعت کے اندر ہو میں آپ لوگوں سے کر سکتا ہوں اور ہر ایک مطالبہ جو میں شریعت کے اندر کروں اس کے متعلق جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو پورا کرے اور اگر کوئی اس مطالبہ کو پورا نہیں کرتا تو وہ منافق ہے احمدی نہیں۔ (خطبہ جمعہ 19 اکتوبر 1934)

1934ء میں جس الٰہی تحریک، تحریک جدید کا اعلان حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس میں کل 27 مطالبات احباب جماعت کے سامنے پیش فرمائے۔ یہ تمام مطالبات دو طرح کی قربانیوں کے گرد گھومتے ہیں۔ ایک نفس کی قربانی دوسری مال کی قربانی۔ دونوں کے بدلہ میں خدا تعالیٰ کی رضاء پیش نظر ہوتی ہے۔ قرآن کریم اس عظیم الشان خرید و فروخت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَھُمۡ وَاَمۡوَالَھُمۡ بِاَنَّ لَھُمُ الۡجَنَّۃَ۔ (التوبہ:111)

یعنی یقیناً اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لئے ہیں تا کہ اس کے بدلہ میں اُنہیں جنت ملے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:۔

''آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے آپ نے اپنی جانیں اور اپنے اموال قربان کر رکھے ہیں اور آپ لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ان تمام قربانیوں کے بدلے اللہ تعالیٰ سے آپ لوگوں نے جنت کا سودا کر لیا ہے۔ یہ دعویٰ آپ لوگوں نے میرے ہاتھ پر دہرایا بلکہ آپ میں سے ہزاروں انسانوں نے اس عہد کی ابتداء میرے ہاتھ پر کی ہے کیونکہ وہ میرے ہی زمانہ میں احمدی ہوئے۔'' (خطبہ جمعہ 19 اکتوبر 1934ء)

1934ء میں تحریک جدید کا آغاز ہوا تو احمدیوں نے حضورؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مسابقت کی روح کو نہ صرف قائم کیا بلکہ آئندہ نسلوں کیلئے راہیں کھول دیں کہ قربانی کرنی ہے تو غیر معمولی کرنی ہے اور آزمائش کے وقت کھرے اُترنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا بلکہ اِسی دنیا میں کئی گنا زیادہ بڑھا کے عطاء کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: وما تنفقون فی سبیل اللہ فھو عائد إلیکم فی الدنیا والآخرۃ ولا ترون خسرا۔ فإن أعطیتم بذرًا فلکم زراعۃٌ، وإن أعطیتم قطرۃً فلکم بحرٌ فضلا من عند اللہ، واللہ لا یضیع أجر المحسنین۔ أم حسبتم أن تُغفَروا ویرضی عنکم ربکم ولما یجد کم ساعین لمرضاتہ والطائعین کالمخلصین۔

(نور الحق الحصۃ الاولیٰ، روحانی خزائن جلد 8، صفحہ 28)

ترجمہ: ''جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئے گا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے۔ پس اگر تم ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہو گی اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہو گا اور خدا نیکو کاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یونہی بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے اور ہنوز اس نے تم کو اپنی رضامندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اس کی نظر میں نہ ٹھہرے ہو۔

(نور الحق الحصۃ الاولیٰ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 28)

حضرت مصلح موعودؓ قربانی کی عدیم المثال روح کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''میں یقیناً دل میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اللہ تعالیٰ نے قربانی کی ایسی روح پھونک دی ہے کہ وہ دین کیلئے ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنے کیلئے تیار ہے اور ہر اس آواز پر لبیک کہنے کو آمادہ جو خدا اور اُس کے رسول یا اس کے نائبوں کی طرف سے بلند ہو۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ 13)

جب تحریک جدید کے مطالبات کا پغاز ہوا تو غریب عورتوں نے اپنی غربت کے باوجود قربانی کا ایک حسین پہلو اختیار کیا جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوب سراہا۔ آپ فرماتے ہیں:

''پس اس میں شبہ نہیں کہ اکثر عورتیں ایسی ہیں جو دس روپے یا پانچ روپے یک مشت نہیں دے سکتیں مگر انہوں نے خواہش کی ہے کہ انہیں بھی اس ثواب میں شامل ہونے کا موقع دیا جائے اور یہ اجازت دے دی جائے کہ وہ ایک ایک یا دو دو روپیہ ماہوار کر کے ادا کریں۔ عورتوں کا یہ جوش اور یہ اخلاص یقیناً قابل شکریہ بھی ہے اور قابل قدر بھی۔ قابل شکریہ تو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے اس طبقہ کو بھی جو کمزور اور ضعیف ہے دین کیلئے قربانی کا شوق اور طاقت بخشی ہے اور قابل قدر اس لئے کہ خدا تعالیٰ کیلئے کام کرنا ہر مومن کا ذاتی فرض ہوتا ہے اور جو بھی اس کام میں اس کا ہاتھ بٹاتا ہے اس کی اس قدر کرنی چاہیئے۔

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اوّل صفحہ 48)

سن 1935ء کے ایک خطاب میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خاتون کی بات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''ایک خاتون نے مجھے کہا اور کتنا شرمندہ کیا کہ مردوں کو کھانے کا شوق ہوتا ہے آپ نے ان کو ایک کھانے کا حکم دیا مگر وہ اس کے متعلق کئی سوالات پوچھتے رہتے ہیں۔ عورتوں کو زیور کا شوق ہوتا ہے اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ زیور نہ بنواؤ عورتوں نے اس کے متعلق کوئی سوال کیا ہی نہیں اور فوراً اس حکم کو مان لیا۔ میں اپنے منصب اور مقام کے لحاظ سے تو نہ مشرقی ہوں نہ مغربی نہ عورتوں کا ایجنٹ ہوں نہ مردوں کا مگر اس لطیفہ میں مجھے مزا آیا کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بھی جواب کا موقع دے دیا۔''

پھر مالی قربانی کی اس عظیم تحریک ''تحریک جدید'' کی تاریخ میں ایک ایسا باب بھی ہمیں نظر آتا ہے جو کسی سے نہاں نہیں بلکہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اور وہ ہے غرباء کی قربانیاں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے غربا کے دلوں میں قربانی کا زیادہ مادہ رکھا ہوتا ہے بلکہ وہ تو اپنی ذات میں مجسم قربانی نظر آتے ہیں کیونکہ ان کی ساری عمر ہی قربانی میں گزر جاتی ہے۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 47)

غربا کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے جلد راضی ہو گا اور غرباء ہی تو وہ ہیں جو اولاً انبیاء پر ایمان لاتے ہیں۔ نیز خدا اور خدا کے رسول اور رسول کے نائبین سے محبت کے سلوک میں غربا صف اوّل پر کھڑے انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ کب جرأت ایمان و ایقان اور اظہار محبت و الفت کا موقع ملے پھر اس پر وہ پوری قوت کے ساتھ اپنے آپ کو ثابت قدمی کے ساتھ پیش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایسے ہی لوگوں کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب
اسے دے چکے مال و جاں بار بار
ابھی خوف دل میں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غرباء کے دلوں میں یہ کہہ کر قربانی کی چنگاری جلائی کہ:

''گو اصل مخاطب ان تحریکوں کے آسودہ حال لوگ ہیں مگر یہ رستہ ان کیلئے کھلا ہے جو ثواب حاصل کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں اور کسی نیک کام میں بھی دوسروں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتے۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 49)

تب غرباء نے ایک ایک ماہ کی آمدنیوں کو اپنے پیارے آقا کے قدموں میں نچھاور کیا اور تاریخ ساز قربانیوں کا نمونہ پیش کیا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض ایسے لوگ جنہوں نے دس روپے دیئے ہیں انہوں نے سارے ماہ کی آمدنی دے دی ہے اور بعض جنہوں نے بیس دیئے ہیں ان کی سارے مہینے کی آمدنی بیس روپے ہی تھی۔ گویا انہوں نے ایک مہینہ کی ساری کی ساری آمدنی دے دی۔

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 50)

نیز فرمایا: ''اب اگر چار سو ماہوار کمانے والا ایک سو روپیہ دیتا ہے یا پانچ سو روپیہ ماہوار کمانے والا ایک سو کی رقم پیش کرتا ہے تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ وہ اپنی آمدنی کا 1/4 اور 1/5 حصہ دیتے ہیں۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ نمبر 50)

پھر فرمایا: ''ہمارے متوسط طبقہ نے جو قربانیاں کی ہیں وہ اپنی شان میں بہت اہم ہیں۔ بعض نے تو ان میں سے چار چار ماہ کی آمدنیاں دے دی ہیں اور زیادہ تر حصہ بھی انہی لوگوں نے لیا ہے جو غربا یا متوسط طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ گو ان کے وسائل کمزور ہیں مگر دل وسیع ہیں۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 99-100)

اسی طرح غربا کے اخلاص و جذبۂ قربانی کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

''غرض کئی غرباء ایسے ہیں کہ میں جانتا ہوں انہوں نے اس تحریک میں حصہ لے کر بظاہر مطلوبہ رقم کو زیادہ نہیں بڑھایا لیکن جماعت کے اخلاص اور جذبہ قربانی میں بہت بڑا اضافہ کر دیا ہے اور ایسی قیمتی چیز پیش کی ہے جسے ہم خدا تعالیٰ کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ جلد اول صفحہ 51)

پھر فرمایا: ''پس یہ جو غربا ہیں ان کی رقوم سے گو کوئی معتد بہ زیادتی نہیں ہوئی مگر وہ جو اس کا نتیجہ جماعت کو ملنے والا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل کی صورت میں نازل ہونے والا ہے اس میں یقیناً ان کا بہت بڑا حصہ ہے اور آسودہ حال لوگ تبھی ان کے برابر ثواب کما سکتے ہیں جبکہ رقم کی زیادتی کے ساتھ نہیں بلکہ نسبتی قربانی کے ساتھ ان کے برابر ہو جائیں ورنہ وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے دین کے کام روپیہ سے نہیں ہوا کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اخلاص کا جو نتیجہ پیدا کیا جاتا ہے اس کی وجہ سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ (تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 53)

غربا کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے پچھلے ایک خطبہ میں کہا تھا کہ غربا زیادہ حصہ لے رہے ہیں اور ان کیلئے میں نے جو سہولتیں رکھی ہیں ان کو استعمال کر رہے ہیں اور غالباً یہ بھی کہا تھا کہ مالی طور پر ان کے روپیہ سے شاید زیادتی نہ ہو مگر اخلاص کے لحاظ سے ضرور ہو گی مگر اب معلوم ہوا ہے کہ غربا شاید مال کو بھی بڑھا دیں گے کیونکہ یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ جب انہوں نے لبیک کہا تھا تو ان کے دل کے ذرہ ذرہ سے لبیک کی صدا اٹھ رہی تھی اس کے بالمقابل بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو زیادہ حصہ لے سکتے تھے مگر انہوں نے نہیں لیا اور بعض کو بظاہر جتنی توفیق تھی اس سے زیادہ حصہ لے رہے ہیں۔ جو لوگ میرے مخاطب تھے یعنی آسودہ حال ان میں سے اس وقت تک صرف پانچ چھ نے ہی حصہ لیا ہے۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 99)

بعض افراد جماعت جن کے پاس دینے کیلئے روپیہ نہیں تھا انہوں نے اپنے گھریلو سامان لا کر پیش کر دیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دوسری طرف متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے یا غربا میں سے بعض ایسے ہیں کہ جن کے پاس پیسہ نہیں تھا اور انہوں نے چیزیں پیش کر دیں اور کہا کہ ہمارا اثاثہ لے لیا جائے اگرچہ ہم نے لیا نہیں کیونکہ میرے اصل مخاطب امرا تھے مگر اس سے اتنا پتہ تو لگ سکتا ہے کہ جماعت میں ایسے مخلصین بھی ہیں جو اپنی چیزیں قربان کر دینے کیلئے تیار ہیں۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اوّل صفحہ 107)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ہمارا تجربہ تو یہی ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے یُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ۔ جماعت کے اوپر چاہے تنگی کا زمانہ ہو چاہے خوشحالی کا زمانہ ہو یہ بہرحال آگے

قدم بڑھاتی ہے۔‘‘(خطبات طاہر۔جلد 3 صفحہ 665)

جماعت کے غرباء کی مالی قربانی قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یاد دلاتی ہے۔کشمیر میں بعض عورتوں نے گھر کی مرغیاں پیش کیں تو بعض نے انڈے ، راجستھان میں کسی نے بکری کا دودھ پیش کیا تو کیرلہ میں کسی نے زیور، اُڈیشہ میں ایک باپ نے اپنے جوان بیٹے کی تجہیز وتکفین کے روپے چندے کے لئے پیش کئے اور میت کو ویسے ہی سادے لباس میں دفن کیا۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’پس یہ جو غربا ہیں ان کی رقوم سے گو کوئی معتد بہ زیادتی نہیں ہوئی مگر وہ جو اس کا نتیجہ جماعت کو ملنے والا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فضل کی صورت میں نازل ہونے والا ہے اس میں یقیناً ان کا بہت بڑا حصہ ہے اور آسودہ حال لوگ تبھی ان کے برابر ثواب کما سکتے ہیں جبکہ رقم کی زیادتی کے ساتھ نہیں بلکہ نسبتی قربانی کے ساتھ ان کے برابر ہو جائیں ورنہ وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے دین کے کام روپیہ سے نہیں ہوا کرتے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اخلاص کا جو نتیجہ پیدا کیا جاتا ہے اس کی وجہ سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔‘‘(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 53)

نیز فرمایا:’’ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے جو نتائج حاصل ہو رہے ہیں ان کے مقابلہ میں ہمارے روپیہ کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے اس کی نسبت دشمن بہت زیادہ روپیہ خرچ کر رہا ہے باوجود اس کے ہم روز بروز بڑھ رہے ہیں اور دشمن گھٹ رہے ہیں۔ یہ روپیہ سے نہیں ہو رہا بلکہ جس اخلاص سے ہماری جماعت کے مخلص روپیہ دیتے ہیں اس کے نتیجہ میں ہو رہا ہے۔‘‘(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 53)

یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ جماعت احمدیہ وہ جماعت ہے جس کی حقیقی نگہداشت خدا تعالیٰ خود کر رہا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو مٹا سکے۔مخالف خواہ کتنا شور مچائے لازماً غلبہ جماعت احمدیہ کو ہی حاصل ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔ میں ہر روز اس بات کیلئے چشم پر آب ہوں کہ کوئی میدان میں نکلے اور منہاج نبوت پر مجھ سے فیصلہ کرنا چاہے۔ پھر دیکھے کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔

....اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ 50)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’کشتی احمدیت کا کپتان اس مقدس کشتی کو پرخطر چٹانوں میں سے گزارتے ہوئے سلامتی کے ساتھ اسے ساحل پر پہنچا دے گا یہ میرا ایمان ہے اور میں اس پر مضبوطی سے قائم ہوں۔ جن کے سپرد الٰہی سلسلہ کی قیادت کی جاتی ہے ان کی عقلیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہوتی ہیں اور وہ خدا تعالیٰ سے نور پاتے ہیں اور اس کے فرشتے ان کی حفاظت کرتے ہیں اور اُس کی رحمانی صفات سے وہ مؤید ہوتے ہیں اور گو وہ دنیا سے اُٹھ جائیں اور اپنے پیدا کرنے والے کے پاس چلے جائیں مگر اُن کے جاری کئے ہوئے کام نہیں رکتے اور اللہ تعالیٰ انہیں مفلح اور منصور بناتا ہے۔‘‘

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 9-10)

پس تحریک جدید وہ الٰہی تحریک ہے جو کہ ہمیں مظفر و منصور بنانے والی ہے سو ہمیں ہر چیلنج کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے سے آگے قدم بڑھانا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:

’’اب ہمارا ایک جھگڑا تو احرار سے ہے انہوں نے ہمیں چیلنج دیا ہے اور گو ہم ظاہری طور پر کمزور ہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ کسی چیلنج کو ہم قبول کرنے سے انکار نہ کریں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم ثابت کر دیں کہ ہمارے ربّ کے سپاہی بزدل نہیں ہوتے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ جب میں اس سکیم کو بیان کروں گا جو ان فتن کے دور کرنے کے متعلق ہوگی تو اُس وقت ہماری جماعت کا ہر فرد اپنے ذرائع کے مطابق لبیک کہتا ہوا آگے بڑھے گا۔‘‘

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 10)

حضرت مصلح موعودؓ جماعت کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’باہر کی جماعتوں میں سے بھی بعض نے اخلاص کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے اور بعض نے تو اتنی ہوشیاری سے کام لیا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔ مثلاً لاہور چھاؤنی کی جماعت کا وعدہ قادیان کی جماعت کے وعدہ کے ساتھ ہی پہنچ گیا تھا۔ کوئی دوست یہاں سے خطبہ سن کر گیا اور اس سے سن کر دوست فوراً اکٹھے ہوئے اور تحریک میں شامل ہو گئے اور جس وقت مجھے قادیان والوں کی رپورٹ ملی اسی وقت لاہور چھاؤنی کی مل گئی۔(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 107)

اسی طرح فرمایا کہ:’’میں نے روپیہ کے متعلق جو تحریک کی تھی اس کا جواب جو جماعت کی طرف سے دیا گیا ہے وہ اتنا خوش آئند ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ باقی حصہ سکیم میں جماعت کمزوری دکھلائے گی۔‘‘(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 121)

اُس وقت حضورؓ نے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کا مطالبہ فرمایا تھا مگر ابھی ایک سال ہی ہوا تھا کہ ایک لاکھ آٹھ ہزار کے وعدے ہو گئے اور جن میں سے اٹھاسی ہزار وصول ہو چکا تھا۔ حضور نے تمام دُنیا کو چیلنج دیتے ہوئے فرمایا:

’’جو لوگ اسے کامیابی نہیں سمجھتے وہ دنیا کی کسی اور قوم میں اس کی مثال تو پیش کریں اور پھر ہم نے جو لیا ہے غریبوں کی جماعت سے لیا ہے کروڑ پتیوں اور لکھ پتیوں سے نہیں لیا گیا۔‘‘(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 124)

پھر فرمایا کہ:’’ہماری جماعت کی مالی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر دیکھا جائے تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جو لوگ اسے کامیابی نہیں سمجھتے میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی کسی اور قوم میں اس کے بالمقابل آدھی بلکہ اس کا چوتھائی حصہ قربانی کی ہی کوئی مثال پیش کریں خواہ انگریزوں کی قوم میں سے کریں خواہ جرمنوں یا فرانسیسیوں میں سے۔‘‘

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 124-125)

حضور جماعتوں کو چندے کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’جماعت سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا معیار صرف یہ نہ سمجھ لے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے کر میرے مطالبہ کو پورا کر دیا بلکہ ہر جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ کرے اور ہر جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے بقائے پورے کرے۔‘‘

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 145)

حضور فرماتے ہیں:’’پس میرا مطالبہ یہ ہے کہ جو کچھ مومنوں کے پاس ہے وہ مجھے دے دیں اور جتنے مومن ہیں وہ سب کے سب مجھے مل جائیں ، اگر ان کے پاس صرف دو روپے ہیں اور دو ہی مجھے مل جاتے ہیں تو میں کامیاب ہوں گا، اگر ایک لاکھ کی جماعت ہے جن میں سے 99.999 منافق ہیں اور صرف ایک مومن ہے تو وہ جب میرے پاس آ گیا کامیابی ہو جائے گی اور اگر اس مومن کے پاس صرف ایک دھیلا ہے اور وہ بھی کھوٹا مگر وہ لے آتا ہے تو فتح ہو جائے گی۔

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 113)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطاء فرمائے کہ ہم اسلام کی حقیقی خدمت کر سکیں اور احمدیت کے قیام کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس مقصد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’روحانی اور دنیوی لشکروں میں فرق ہی یہ ہوتا ہے کہ دنیوی لشکر ایک حد تک چل کر رک جاتے ہیں لیکن روحانی لشکر جب تک اس منزل پر نہیں پہنچ جاتے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے مقدر ہوتی ہے اپنے قدم سست نہیں کرتے اور میں نے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے سامنے ایک قوم، ایک ملک یا ایک مذہب کے لوگ نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی سب اقوام سب ممالک اور سب مذاہب و ملل کی طرف مبعوث فرمایا ہے اس لئے ہمارا صرف یہ کام نہیں کہ ہندوستان کے لوگوں کو فتح کریں ، چین کے لوگوں کو فتح کریں، جاپان، افغانستان یا عرب کے لوگوں کو فتح کریں بلکہ ہمارے سپرد یہ کام ہے کہ دنیا کے ہر ملک اور زمین کے ہر حصہ میں رہنے والے لوگوں کے دلوں کو فتح کریں اور ان دلوں کو صاف اور پاک کر کے خدا تعالیٰ کے قدموں میں لا ڈالیں اور ظاہر ہے کہ یہ کام کوئی معمولی کام نہیں اور معمولی قربانیاں اس کیلئے کافی نہیں ہو سکتیں۔ یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک یہ بات ہمارے دلوں میں نقش نہ ہو جائے اور ہمارے سینوں کے اندر ایک آگ نہ لگ جائے ایسی آگ جسے دنیا کی کوئی طاقت سرد نہ کر سکے اور جو ہمیں سوائے اس کے کہ ہمارا مقصد پورا ہو جائے اپنے فرض سے غافل نہ ہونے دے۔‘‘

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول صفحہ 161-162)

تحریک جدید کی دوسری ششماہی
مخلصین جماعت سے للّٰہی تعاون کی دردمندانہ اپیل

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے سال رواں کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال افراد جماعت احمدیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے کئے گئے تحریک جدید کے 81 ویں سال کے بابرکت اعلان پر مشتمل خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2014ء کے مدنظر اپنے وعدوں میں خوش کن اضافہ کیا ہے۔ لیکن چھ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی بعض جماعتوں کے وعدوں کے بالمقابل وصولی بہت کم ہوئی ہے جو فکر انگیز ہے۔ واضح رہے کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عطا کردہ ٹارگیٹ کو پورا کرنے کے لئے اب صرف چھ ماہ کا مختصر سا وقت ہی باقی رہ گیا ہے۔ جبکہ چندہ تحریک جدید کی جلدتر ادائیگی سے متعلق بانی تحریک جدید حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ:

’’احباب کو کوشش کرنی چاہیے کہ جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو اس کی ادائیگی سال کے آخر تک نہ رہنی چاہئے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔‘‘(خطاب مجلس مشاورت فرمودہ 12 فروری 1936ء)

چندہ تحریک جدید کے بیشتر اخراجات کا تعلق چونکہ اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت دین سے ہے اس لئے حضور نے سیکرٹریان تحریک جدید کو بھی تاکید کی ہے کہ:

’’چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے سیکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ روپیہ جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سیکرٹری (وکیل المال تحریک جدید) کے نام بھجواتے رہیں۔‘‘(کتاب مالی قربانیاں صفحہ 34)

جماعتوں کو ان کے سال رواں کے مجموعی وعدوں اور 30 اپریل تک ادائیگی کی ششماہی پوزیشن بذریعہ ڈاک بھجوائی جا رہی ہے۔ جملہ ضلعی و مقامی امراء، صدر صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ کا جائزہ لیکر مخلصین جماعت کے وعدوں کی صد فیصد وصولی کے سلسلہ میں موثر کارروائی کریں اور انسپکٹران تحریک جدید کے ساتھ بھی بھرپور تعاون فرماویں۔ چونکہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام اگلے ماہ سے شروع ہو رہے ہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس ماہ مقدس کے اختتام تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی جمیلہ کو بپایہ قبولیت جگہ دے، تمام مخلصین جماعت کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور انہیں اپنے بے پناہ فضلوں، برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

کلام الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’نماز وہ ہے جس میں شوزش کے ساتھ اور آداب کے ساتھ انسان خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

جماعتی رپورٹیں

مصلح موعود سیمینار

۞ شعبہ تعلیم جماعت احمدیہ یاری پورہ کے زیر انتظام اور شعبہ اصلاح وارشاد کے تعاون سے ''مصلح موعودؓ سیمینار سیریز'' کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سیریز کا پہلا پروگرام مورخہ 11/مارچ 2015 بروز بدھ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد یاری پورہ میں منعقد کیا گیا۔ سیمینار کی صدارت مکرم الحاج عبدالحمید ٹاک صاحب سیکریٹری امور عامہ نے کی۔ مکرم مولوی سراج الحق صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت کے بعد خاکسار نے پہلا تعارفی مقالہ ''پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر اور اس میں مصلح موعودؓ کی علامتیں اور خصوصیات'' کے موضوع پر پیش کیا۔ دوسرا مقالہ مکرم وسیم احمد خان صاحب سیکریٹری تعلیم القرآن نے ''تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو'' کے موضوع پر پیش کیا۔ اس کے بعد ہر دو مقالہ جات پر سوال وجواب ہوئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

(محمود احمد ٹاک، سیکرٹری تعلیم، یاری پورہ، کشمیر)

وفات مسیح کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ

۞ مورخہ 17 مارچ 2015 بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ یاری پورہ میں شعبہ اصلاح وارشاد کے زیر اہتمام زیر صدارت مکرم میر عبدالرشید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ یاری پورہ ایک مذاکرہ کا انعقاد کیا گیا۔ نظامت کے فرائض مکرم پروفیسر محمود احمد ٹاک صاحب سیکرٹری تعلیم نے انجام دئے۔ اس پروگرام میں مکرم مولوی سید امداد علی شاہ صاحب کے ساتھ ''وفات مسیح'' کے موضوع پر ایک سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ جس میں خدام واطفال اور انصار نے کئی ایسے سوالات کئے جنکا سامنا انہیں مخالفین کے ساتھ بات کرتے ہوئے ہوجاتا ہے۔ اس پروگرام میں چالیس کے قریب خدام، اطفال اور انصار نے شرکت کی۔ اسی طرح مورخہ 31 مارچ 2015 کو مولانا ظہور احمد خان صاحب کے ساتھ ایک مذاکرے کا اہتمام کیا گیا جس میں موصوف نے ختم نبوت کے متعلق حاضرین کو معلومات فراہم کیں۔

(اعجاز احمد لون، سیکرٹری اصلاح وارشاد، یاری پورہ)

جماعت احمدیہ بنگلور میں یوم تبلیغ کا انعقاد

۞ مورخہ 5/اپریل 2015 بروز اتوار جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے یوم تبلیغ منایا گیا۔ صبح 8:30 بجے احمدیہ مسجد بنگلور سے دعا کے بعد قافلہ روانہ ہوا جس میں مکرم مولوی میر عبدالحمید صاحب شاہد مبلغ بنگلور کے ساتھ دیگر خدام شامل تھے۔ چار گھنٹہ سے زائد وقت میں 150 گھروں میں لیف لیٹس تقسیم کئے گئے اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اسی دن مانوَا ایکتا مشن کی طرف سے فریڈم پارک میں منعقدہ ایک پروگرام میں جماعتی وفد کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ اس پروگرام میں مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کے علاوہ بعض احباب شامل تھے۔ لجنہ کی دو ممبرات اور ایک طفل نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔ مکرم اشرف خان صاحب نے نظم پڑھ کر سنائی اس موقعہ پر مانوَا ایکتا مشن کے ہیڈ، مکرم چندر شیکھر صاحب کے علاوہ بعض معروف شخصیات کو جماعتی کتب اور لیف لٹس دئے گئے اور جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ اس پروگرام کے ذریعہ پندرہ صد (1500) افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ الحمدللہ علی ذلک۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو ثمر آور بنائے اور سعید روحوں کو ہدایت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج بنگلور کرناٹک)

جلسہ پیشوایان مذاہب

۞ جماعت احمدیہ نرگاؤں اُڈیشہ میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا جس میں علاقہ کے تمام مذاہب کے لیڈروں کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ جلسہ کی کاروائی ٹھیک ساڑھے پانچ بجے شام زیر صدارت مکرم طاہر احمد کلیم صاحب امیر ضلع کٹک شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عبدالرحمن صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ نظم مکرم فضل مومن خان صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں تمام معزز مہمانوں نے اپنے اپنے مذہب کی پُر امن تعلیمات کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم فضل حق خان صاحب نے جماعت احمدیہ کی سماجی خدمات اور مکرم احسان الحق صاحب نے گیتا میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی پیشگوئیاں کے موضوع پر تقریر کی۔ اسی طرح مکرم سمریندر میا پاترو ے نائب پریزیڈنٹ پریس کلب اور مکرم پربھات ترپاٹھی صاحب ایم. ایل. اے بانکی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدارتی خطاب سے قبل محترم صدر صاحب نے تمام مہمانان کرام کو اسٹیج پر جماعتی کتب اور شال کا تحفہ پیش کیا۔ اس جلسے میں 500 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(ضیافت خان، صدر جماعت احمدیہ نرگاؤں، بانکی، کٹک)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

۞ جماعت احمدیہ بنگلور کے تحت مورخہ 29 مارچ 2015 کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد بنگلور میں مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ظفر احمد صاحب نے کی، مکرم سعادت اللہ احمدی صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم سید شارق مجید صاحب، مکرم محمد رضی اللہ صاحب، مکرم مقصود احمد صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ دوران جلسہ عزیز اعجاز احمد، ارشاد احمد، عرفان احمد اور مکرم اسلم آغا صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج بنگلور)

۞ جماعت احمدیہ عثمان آباد میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب امیر ضلع عثمان آباد منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ندیم احمد علیم صاحب نے کی۔ نظم مکرم عتیق احمد صمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم عبدالعلیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد اور خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (عبدالرحیم، مبلغ انچارج عثمان آباد)

۞ 23 مارچ 2015 کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد کانپور میں مکرم محمد شعیب سلیجہ صاحب امیر ضلع کانپور کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم اسرار احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم عطاء الحئی صاحب نے پڑھی بعد ازاں مکرم اطہر احمد منور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کانپور نے ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت'' اور خاکسار نے ''حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق'' کے موضوع پر تقریر کی اس دوران عزیزم صفعان احمد خان اور فرید احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (محمد میزان الرحمن، مبلغ انچارج کانپور)

۞ جماعت احمدیہ چھتیس گڑھ میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو مکرم سید قمر الدین صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ بعد ازاں یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تین تقاریر ہوئیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد شفیق، قائمقام مبلغ انچارج چھتیس گڑھ)

۞ جماعت احمدیہ علی گڑھ میں مورخہ 28 مارچ 2015 کو مکرم ڈاکٹر وسیم احمد فریدی صاحب امیر ضلع علی گڑھ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم میر مرتضیٰ صاحب نے کی۔ نظم مکرم یاسر احمد صاحب نے پڑھی۔ اس جلسہ میں یوم مسیح موعود کے حوالے سے دو تقاریر ہوئیں، بعد ازاں محترم صدر اجلاس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت وسوانح پر مختصر اور جامع خطاب کیا، دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شان الرحمن، معلم علی گڑھ)

۞ مورخہ 23 مارچ 2015 کو احمدیہ مسجد یاری پورہ میں مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد خان صاحب امیر جماعت یاری پورہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولانا غلام نبی نیاز صاحب سابق مبلغ سلسلہ نے ''حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی'' اور مکرم مولانا عبدالرشید ضیاء صاحب نے ''صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن وحدیث اور اقوال بزرگان'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (اعجاز احمد لون، سیکرٹری اصلاح وارشاد، یاری پورہ)

۞ جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ میں مورخہ 22 مارچ 2015 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید اقبال احمد معلم مالیر کوٹلہ)

۞ جماعت احمدیہ سرسی والا، مانسہ (پنجاب) میں مورخہ 23 مارچ 2015 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم ریمی خان صاحب نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم احمد سلیم صاحب نے کی۔ نظم مکرم محمود احمد صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد خان، معلم سرسی والا)

کلام الامام

''خدا کی توجہ سے بگڑے ہوئے کام سب درست ہوجاتے ہیں۔ نماز ہزاروں خطاؤں کو دور کر دیتی ہے اور ذریعہ قرب الٰہی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 292)

منجانب: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

وصایا : وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7272: میں رضیہ بیگم زوجہ مکرم محمد تحسین پرویز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن عبدالحمید نگر، وارڈ نمبر 21، اٹارسی صوبہ ایم.پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-12-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کی ایک انگوٹھی 1.300 گرام اندازاً قیمت -/3875 روپئے، ناک کی سونے کی لونگ 100 ملی گرام۔ قیمت اندازاً -/280 روپئے حق مہر مبلغ -/35.62 روپئے ہے (35 روپئے 62 پیسے) وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/400 روپئے روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: تفضّل حسین   الامۃ: رضیہ بیگم   گواہ: شاہدہ حسین

مسل نمبر 7273: میں شبانہ صاحبہ. ایس زوجہ مکرم ایاز احمد. ایچ صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 34 سال پیدائشی احمدی مستقل پتہ: توفیق منزل، ادی ناڈوساؤتھ کوٹل کاڈو، ڈاکخانہ کرونگا پلی، ضلع کولم، صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-6-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 64 گرام طلائی زیورات مالیت -/9808 درھم تقریباً (22 کیرٹ)، مہر کی رقم وصول کی جا چکی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/100 درھم ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سعید احمد   الامۃ: شبانہ صاحبہ. ایس   گواہ: محمد کریم

مسل نمبر 7274: میں ایاس احمد. ایچ ولد مکرم حمید کنجو. کے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن توفیق منزل، ادی ناڈوساؤتھ کوٹل کاڈو، ڈاکخانہ کرونگا پلی، ضلع کولم، صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-6-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد مکان بمع زمین رقبہ 13.8 سینٹ مالیت تقریباً 20 لاکھ روپئے (انڈین کرنسی)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5760 درھم ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سعید احمد   العبد: ایاس احمد. ایچ   گواہ: محمد کریم

مسل نمبر 7275: میں عاصمہ خاتون برقی زوجہ مکرم حافظ محمد نقیب الامین برقی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال تاریخ بیعت 3-11-2003 ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-12-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر پینتیس ہزار پانچ صد پچیس روپئے پچیس پیسے وصول شد، نتھنی ایک عدد اندازاً قیمت -/400 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حافظ محمد نقیب الامین برقی   الامۃ: عاصمہ خاتون برقی   گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر 7276: میں حافظ محمد نقیب الامین ولد مولوی شفیق الدین برقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 6-6-2006 ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-12-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد بٹ   العبد: حافظ محمد نقیب الامین برقی   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7277: میں محمد نور عالم ولد مکرم عبدالرحید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن بھر تپور ضلع مرشدہ آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5675 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلبل احمد   العبد: محمد نور عالم   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7278: میں سبینہ یاسمین زوجہ مکرم محمد نور عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2005 ساکن بھر تپور ضلع مرشدہ آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-11-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 22 کریٹ 5 تولہ، حق مہر -/50,000 روپئے (بذمہ خاوند)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد نور عالم   الامۃ: سبینہ یاسمین   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7279: میں بلبل احمد ولد مکرم فضل الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن کرتو نیپارا ڈاکخانہ صاحب رامپور ضلع مرشدہ آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7-11-2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک کٹھ گھر زمین۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5852 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالمعبود   العبد: بلبل احمد   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7280: میں رونا لیلا زوجہ مکرم بلبل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن کرتو نیپارا ڈاکخانہ صاحب رامپور ضلع مرشدہ آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-11-2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 گرام 22 کریٹ، حق مہر -/18000 روپئے بذمہ خاوند، 13 ڈسمل گھر زمین۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بلبل احمد   الامۃ: رونا لیلا   گواہ: ناصر احمد زاہد

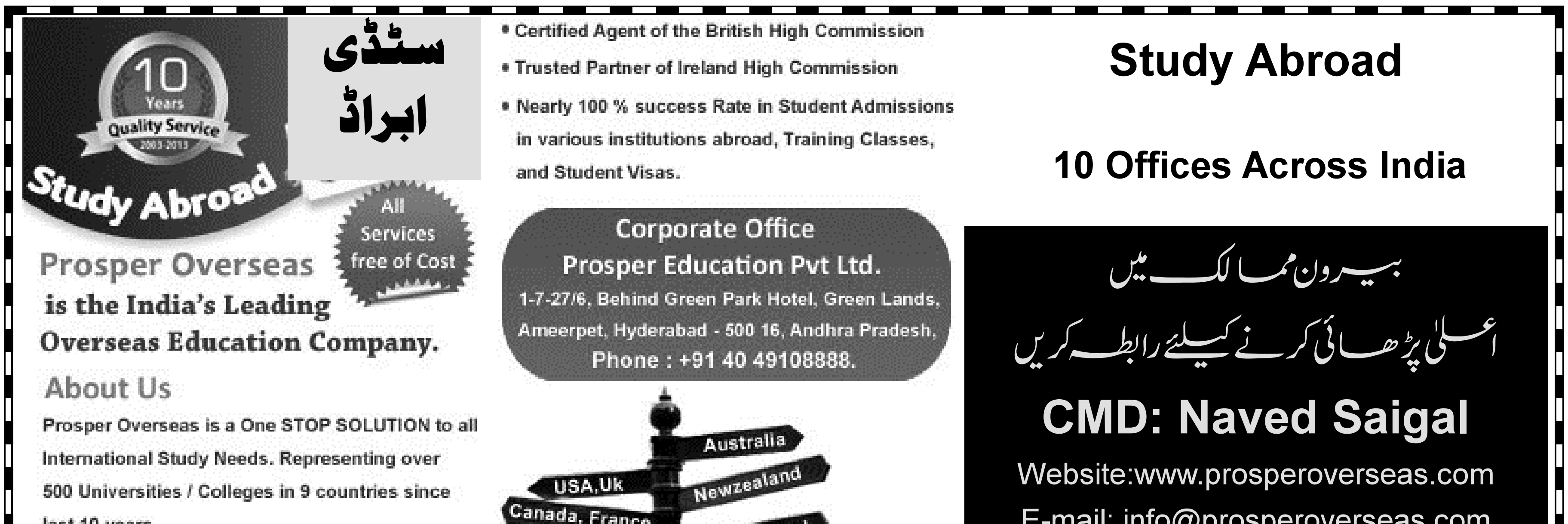

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ 2

(بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ 2)

کشائش پیدا ہو چکی ہے۔ ہر ایک نے کچھ نہ کچھ زیور بنایا ہوا ہے۔ تقریباً ہر ایک پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہوگی۔ کیونکہ جو نصاب مقرر ہے جو زکوٰۃ کے لئے شرائط ہیں ان کے مطابق تقریباً پاکستانی کرنسی میں تو ڈیڑھ تولے سونے کے برابر زیور پر زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ تو اس لحاظ سے ہر ایک کے پاس اتنا سونا ہوتا ہے کم از کم۔ اس لئے اس پہ زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے یا بہرحال ہر ملک میں قیمت کا جائزہ لے کر اندازہ کر کے تو زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ پھر اور بھی مالی قربانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عورتوں نے ہمیشہ مالی قربانیوں کی اعلیٰ مثالیں قائم کی ہیں اور کرتی ہیں اور اللہ کرے کہ ہمیشہ کرتی رہیں۔

ایسی مثالیں جماعت میں ملتی ہیں جہاں بوڑھی عورتوں نے کسی تحریک پر حالانکہ خود وہ وظیفہ پر گزارہ کر رہی ہوتی تھیں یا چند مرغیاں پالی ہوئی ہیں کہ انڈے بیچ کر گزارہ کرتی تھیں روتی ہوئی آتی رہیں خلیفۂ وقت کے پاس اور وہ معمولی رقم جو ان غریب عورتوں کے لئے یقینا ایک بڑی رقم تھی خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر رکھ دیتی رہیں۔ اور یہ مثالیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا آج بھی ملتی ہیں۔ ہر کوئی اپنی توفیق کے مطابق آج بھی مالی قربانیوں میں حصہ لیتی ہے۔ آج بھی اپنے زیور اتار اتار کر جماعتی مقاصد کے لئے عورتیں پیش کرتی ہیں۔ بعض تو اپنے تمام زیور ہی کسی تحریک یا کسی مد میں جمع کروا دیتی ہیں یا دے دیتی ہیں۔ اور پھر ساتھ ہی یہ اظہار بھی ہوتا ہے کہ ہم مالی قربانیوں میں پوری طرح حصہ نہیں لے سکتے۔ تو یہ مقام آج ایک احمدی عورت کا مقام ہی ہے اور اس کو آپ نے قائم بھی رکھنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کو اپنی اگلی نسلوں میں بھی پیدا کرنا اور چلانا ہے۔ تو اس طرح کی مثالیں قائم کر کے یہ عورتیں پہلوں کی وہ مثالیں قائم کرتی ہیں جہاں ہمیں یہ نظارے نظر آتے ہیں۔

جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ ”عبدالرحمن بن عابس روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سنا ہے کہ ان سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی عیدالاضحیٰ یا عید الفطر پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں اور اگر میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچپن میں ہی تعلق نہ ہوتا تو مَیں اس عہد کا مشاہدہ نہ کر پاتا۔ پھر حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے تشریف لے گئے۔ خطبہ عید دیا۔ انہوں نے اذان اور اقامت کا ذکر نہیں کیا۔“ یہ مسئلہ بھی یہاں حل ہو گیا کہ عید پہ اذان اور اقامت وغیرہ کوئی نہیں ہوتی۔ ”پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے پاس تشریف لے گئے ان کو وعظ و نصیحت کی اور ان کو صدقہ دینے کی تلقین فرمائی۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کانوں اور اپنی گردنوں کی طرف لپکیں یعنی ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور اپنی گردنوں کے ہاروں کی طرف گئے اور اپنے زیورات اتار اتار کر بلالؓ کو دینے لگیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ اٹھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے۔“ (بخاری کتاب النکاح باب والذین لم یبلغوا الحلم منکم)

تو یہ تھے قربانیوں کے وہ اعلیٰ معیار جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے ان لوگوں میں اور پھر اس زمانے میں قائم ہوئے اور ان لوگوں میں قائم ہوئے جن کو لوگ جاہل اجڈ اور گنوار کہا کرتے تھے۔ جو اس وقت کی civilized دنیا تھی اس زمانے میں لوگ ان کو بدّو کہا کرتے تھے۔ پس آج بھی ہمیں یہی مثالیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے غلام صادق کی جماعت کی عورتوں میں نظر آتی ہیں۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ وہ مسیح و مہدی جب آئے گا تو وہ آخرین کو بھی ان پہلوں سے ملائے گا۔ پس آپ وہ خوش قسمت ہیں جو ان قربانیوں میں پہلوں سے مل رہی ہیں لیکن تقویٰ میں بھی پہلوں سے ملنا ہوگا۔ ہر قدم جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہے اس میں بھی پہلوں سے ملنا ہوگا۔ اس کے لئے بھی محنت کرنی ہوگی۔ جس طرح خوبصورت کر کے حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمیں اسلام کی تعلیم کی خوبیاں بتائی ہیں، اس کے حسن کو اجاگر کیا ہے، اس پر عمل کرنا ہوگا۔ اور کسی پہلو سے بھی ہمارے اعمال ایسے نہ ہوں جو پہلوں سے ملانے والے نہ ہوں۔ اور احمدی عورت پر تو بہت زیادہ ذمہ داری ہے کیونکہ اس نے اگلی نسل کی بھی تربیت کرنی ہے۔

مالی قربانی کے ضمن میں یہ بات بھی یاد آ گئی کہ لجنہ جرمنی نے ایک عہد کیا ہوا ہے، ایک وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ برلن کی مسجد کی تعمیر کریں گی۔ اس کے لئے بھی بھرپور کوشش کریں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی تعمیر کے سلسلے میں میرا خیال ہے کہ آج سے 80 سال پہلے تحریک کی تھی اور لجنہ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم یہ مسجد تعمیر کریں گی۔ لیکن بہرحال اس وقت حالات ایسے نہیں تھے اور حالات نے اجازت نہیں دی، مسجد نہ بن سکی تو شاید یہی رقم مسجد فضل لندن میں استعمال ہوئی۔ تو بہرحال اس وقت بھی لجنہ نے ہی برلن میں مسجد بنانے کا عہد کیا تھا۔ پس وہ عہد جو اس وقت آپ میں سے بہت سوں کی دادیوں نے یا نانیوں نے یا ماؤں نے کیا ہوگا آپ اب اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت کی نسبت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو بہت کشائش ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کی نسبت سے بہت کچھ دیا ہے اس وقت جو قربانیاں لجنہ نے کرنی تھیں وہ بہت بڑی قربانیاں تھیں آج شاید اس محنت سے اتنی قربانی کا احساس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی توفیق بڑھا دی ہے اس لئے شکرانے کے طور پر اس وعدے کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔

پھر فرمایا کہ اگلا قدم جو ہے وہ یہ ہے کہ فروج کی حفاظت کرنے والیاں یعنی حیا کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والیاں ہوں اور یہ بھی کہ اپنے کان، آنکھ، منہ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچانے والی ہوں، ان کی حفاظت کرنے والی ہوں۔ اس میں جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا لغویات کے سننے اور کہنے سے پرہیز کرنے والی بھی ہوں۔ کسی کو بھی آپ کی زبان سے تکلیف نہ پہنچے۔ یہاں بھی ان دنوں میں، ان جلسے کے دنوں میں خاص طور پر اور عموماً کسی کے خلاف کوئی سخت کلمہ آپ کے منہ سے نہ نکلے اور اگر کوئی لفظ نکلے تو وہ دعا ہی کا لفظ ہو جو ایک احمدی عورت کی شان ہے بلکہ ہر احمدی کی شان ہے۔ بعض دفعہ یہاں سے بعض ایسی شکائتیں بھی آتی رہیں کہ بعض اجلاسوں میں ذرا ذرا سی بات پر تُو تکار ہوئی اور پھر لڑائی شروع ہو گئی اور مرد بھی اس میں شامل ہو گئے۔ تو یہ تقویٰ نہیں ہے بلکہ انتہائی گری ہوئی حرکت ہے۔ تقویٰ تو ایک طرف رہا۔

پھر ایسی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں بھی نہیں سننی چاہئیں جہاں کسی کے خلاف کوئی چغلی ہو رہی ہو۔ کسی کے خلاف کوئی بات ہو رہی ہو۔ کسی کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، استہزاء کیا جا رہا ہو، ٹھٹھا کیا جا رہا ہو۔ پھر آنکھوں کو بھی حیا سے رکھیں۔ نظریں نیچی رکھیں اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ اسی حکم میں اللہ تعالیٰ کا ایک حکم پردے کا بھی ہے، اس کی پابندی کرنی بھی ضروری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زنداں نہیں“ یعنی قید خانہ نہیں ہے ”بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تأمل اور بے محابا مل سکیں، سیریں کریں، کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو، کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بدنتائج کو روکنے کے لئے شارع الاسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔“ یعنی کہ بالکل آزادی کی جو رسم ہے۔ ”بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے۔ یہ انہیں تعلیمات کا نتیجہ ہے۔ اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو۔ لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔ بعض شریف عورتوں کا طوائفانہ زندگی بسر کرنا ایک عملی نتیجہ اس اجازت کا ہے جو غیر عورت کو دیکھنے کے لئے دی گئی۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 21-22۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تو یہ جو فروج کی حفاظت کا حکم ہے اس کے لئے بھی پردہ انتہائی ضروری ہے اس لئے اس خدائی حکم کو بھی کوئی معمولی حکم نہ سمجھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ پردے کے خلاف جو لوگ بولتے ہیں وہ پہلے مردوں کی اصلاح تو کر لیں پھر اس بات کو چھیڑیں کہ آیا پردہ ضروری ہے یا نہیں۔

پھر فرمایا کہ اپنی امانتوں اور عہدوں کا پاس کرنے والے اصل فلاح پانے والے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہیں۔

اب میاں بیوی کے نکاح کا عہد بھی ایک عہد ہے کہ ایک دوسرے کے وفادار رہیں گے۔ ایک عہد ہے کہ ایک دوسرے کے رازوں کو راز رکھیں گے۔ اس بارے میں پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں۔ پھر اپنے معاشرے میں اپنے روزمرہ معمولات میں انسان بہت سے وعدے کرتا ہے ان کو پورا کرنا بھی ضروری ہے۔ پھر امانتوں کا پاس کرنا ہے۔ اب صرف کسی کی رقم یا کسی کی چیز کی امانت ہی امانت نہیں ہے بلکہ اگر کسی کا راز پتہ چلے تو یہ بھی امانت ہے۔ کسی کا راز آپ کے علم میں آتا ہے تو وہ راز آپ کے پاس امانت ہے۔ اگر آپ کی وجہ سے وہ کہیں باہر نکلتا ہے تو اس میں خیانت کر رہی ہیں۔ اگر کسی مجلس میں گئی ہیں اور وہاں کسی کی کوئی بات سن لیں تو یہ بھی امانت ہے۔ اگر کسی سہیلی نے، دوست نے، آپ سے کوئی مشورہ مانگ لیا تو یہ بھی امانت ہے۔ تو جو بات اس نے کہی ہے وہ آگے کسی اور تک نہ پہنچے۔ اور دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ دوسرے کو یہ باتیں پتہ نہ لگیں ورنہ خدا تعالیٰ کی نظر میں آپ خائن کہلائیں گی، خیانت کرنے والی کہلائیں گی۔ تو دیکھیں کس باریکی سے ہمیں امانتوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

پھر فرمایا ہے کہ یہ سب کام تقویٰ کے کام ہیں، اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرنے والے کام ہیں۔ اس کا پیار حاصل کرنے والے کام ہیں اور اس کی جنتوں کو حاصل کرنے والے کام ہیں۔ لیکن یہ کام، یہ سب کام سجا کر خوبصورت طریقے سے پیش کرنے کے تب قابل ہوں گے جب ہم اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کی غرض و غائت یا مقصد عبادت بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ مَیں نے اس لئے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔ اور عبادت کا بہترین ذریعہ ہمیں یہ بتا دیا کہ نمازوں کی حفاظت کرو، نمازیں وقت پر ادا کرو۔ اور جو پہلے قدم پر خشوع و خضوع حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اب اس پر قائم ہو جاؤ اور اس خشوع و خضوع اور ذوق عبادت کو قائم رکھو اور آپ کی چونکہ مزید ذمہ داری بھی ہے آپ کے سپرد ایک امانت بھی کی گئی ہے جس کی ادائیگی آپ نے کرنی ہے اس لئے ان نمازوں کی حفاظت نہ صرف خود کرنی ہے بلکہ اپنی اولادوں کو بھی اس کی عادت ڈالنی ہے۔ تبھی آپ اولاد کی تربیت کی جو امانت آپ کے سپرد کی گئی ہے اس کا صحیح حق ادا کرنے والی ہوں گی۔

ان میں بھی یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ بھی نمازوں کی حفاظت کریں۔ جب یہ معیار آپ حاصل کرلیں گی تو پھر بے فکر ہو جائیں ۔نہ صرف آپ بلکہ آپ کی اولادیں بھی فلاح پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی جنتوں کی وارث بنیں گی۔اور یہ سلسلہ اگر یونہی چلتا رہا ایک کڑی سے دوسری کڑی ملتی گئی تو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں عباد الرحمن پیدا ہوتے رہیں گے۔ ہمیشہ تقویٰ پر قائم رہنے والے پیدا ہوتے رہیں گے۔اور یوں آپ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں بھی آ جائیں گی۔ اور شیطان کبھی آپ کو یا آپ کی اولاد کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ پس یہ تقویٰ کے معیار پیدا کرنے بہت ضروری ہیں۔اس طرف فکر سے توجہ کرنی چاہئے۔

عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مَخۡرَجًا وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ (الطلاق :3-4) یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے گا اس کو اللہ تعالیٰ ایسے طور سے رزق پہنچائے گا کہ جس طور سے معلوم بھی نہ ہوگا۔'' عورتوں کو بعض دفعہ رزق کی بڑی فکر ہوتی ہے فرمایا کہ ''رزق کا خاص طور سے اس واسطے ذکر کیا کہ بہت سے لوگ حرام مال جمع کرتے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے حکم پر عمل کریں اور تقویٰ سے کام لیویں تو خدا تعالیٰ خود ان کو رزق پہنچاوے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيۡنَ (الاعراف:197) جس طرح پر ماں بچے کی متولّی ہوتی ہے اسی طرح پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں صالحین کا متکفل ہوتا ہوں۔اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو ذلیل کرتا ہے اور اس کے مال میں طرح طرح کی برکتیں ڈال دیتا ہے۔ انسان بعض گناہ عمدًا بھی کرتا ہے اور بعض گناہ اس سے ویسے بھی سرزد ہوتے ہیں۔ جتنے انسان کے عضو ہیں ہر ایک عضو اپنے اپنے گناہ کرتا ہے انسان کا اختیار نہیں کہ بچے۔ اللہ تعالیٰ اگر اپنے فضل سے بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے گناہ سے بچنے کے لئے یہ آیت ہے اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جو لوگ اپنے رب کے آگے انکسار سے دعا کرتے رہتے ہیں شاید کوئی عاجزی منظور ہو جاوے تو ان کا اللہ تعالیٰ خود مددگار ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص عابد بہت دعا کرتا تھا کہ یا اللہ تعالیٰ مجھ کو گناہوں سے آزادی دے۔ اس نے بہت دعا کرنے کے بعد سوچا کہ سب سے زیادہ عاجزی کیونکر ہو۔'' یعنی عاجز بننا چاہئے گناہوں سے نجات حاصل کرنی چاہئے تو یہ جو عاجزی ہے کس طرح حاصل کی جائے۔ سب سے ایسا درجہ جو عاجزی کے لحاظ سے بڑا درجہ ہو وہ کیا ہو سکتا ہے۔ تو اس نے پھر سوچا۔ فرمایا کہ ''معلوم ہوا کہ کتّے سے زیادہ عاجز کوئی نہیں۔'' کتّا ایسا ہے جو عاجز ہوتا ہے ''تو اس نے اس کی آواز سے رونا شروع کیا۔ کسی اور شخص نے سمجھا کہ مسجد میں کتا آ گیا ہے'' مسجد میں وہ عبادت کر رہا تھا تو اس نے کہا کہ ''ایسا نہ ہو کہ کوئی میرا برتن پلید کر دیوے تو اس نے آ کر دیکھا تو عابد ہی تھا۔'' وہ عبادت کرنے والا جو تھا وہی تھا وہاں۔ ''کتا کہیں نہ دیکھا۔ آخر اس نے پوچھا کہ یہاں کتا رو رہا تھا۔ اس نے کہا کہ مَیں ہی کتا ہوں۔ پھر پوچھا کہ تم ایسے کیوں رو رہے تھے ؟ کہا کہ خدا تعالیٰ کو عاجزی پسند ہے اس واسطے مَیں نے سوچا کہ اس طرح میری عاجزی منظور ہو جاوے گی۔'' تو بعض لوگوں نے اس طرح بھی طریق اختیار کئے ہیں۔ پھر فرمایا کہ ''حضرت ابراہیمؑ نے اپنے لڑکے کے واسطے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے۔ اسی طرح انسان کو چاہئے کہ دعا کرے بہت سے شخص ایسے ہوتے ہیں کہ کسی گناہ سے نہیں بچتے لیکن اگر ان کو کوئی شخص بے ایمان یا کچھ اور کہہ دیوے تو بڑے جوش میں آتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم تو کوئی گناہ نہیں کرتے پھر ہم کو یہ کیوں کہتا ہے۔ اس طرح انسان کو معلوم نہیں کہ کیا کیا گناہ اس سے سرزد ہوتے ہیں ۔ پس اس کو کیا خبر ہے کہ کیا کچھ لکھا ہوا ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنے عیبوں کو شمار کرے'' اپنی جو غلطیاں ہیں، خامیاں ہیں کوتاہیاں ہیں ان کو گنتا رہے دیکھتا رہے'' اور دعا کرے پھر اللہ تعالیٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں مانوں گا۔ اُدۡعُوۡنِيۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ (المومن:61)

فرمایا: ''دو چیزیں ہیں ایک تو دعا کرنی چاہئے دوسرا طریق یہ ہے كُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِيۡنَ۔ راستبازوں کی صحبت میں رہو تا کہ ان کی صحبت میں رہ کر کے تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے، بینا ہے۔'' یعنی دیکھنے والا ہے'' سننے والا ہے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بندوں کو صدہا نعمتیں دیتا ہے۔ جو لوگ ہر روز نئے گناہ کرتے ہیں وہ گناہ کو حلوے کی طرح شیریں خیال کرتے ہیں''۔ یعنی جن لوگوں کو گناہ کی عادت پڑ جاتی ہے ہر روز ایک نیا گناہ کرتے ہیں اور پھر اس کو کچھ سمجھتے بھی نہیں بلکہ جس طرح کوئی حلوہ کھا جاتا ہے میٹھا سمجھ کے، اس طرح کھا جاتے ہیں۔ ''ان کو خبر نہیں کہ یہ زہر ہے کیونکہ کوئی شخص سنکھیا جان کر نہیں کھا سکتا''۔ سنکھیا ایک زہر ہے۔ ''کوئی شخص بجلی کے نیچے نہیں کھڑا ہوتا اور کوئی شخص سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ اور کوئی شخص کھانا شکی نہیں کھا سکتا۔ اگرچہ اس کو کوئی دو چار روپے بھی دے۔ پھر باوجود اس بات کے جو یہ گناہ کرتا ہے کیا اس کو خبر نہیں ہے۔ پھر کیوں کرتا ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا دل مُضرّ یقین نہیں کرتا''۔ اس کے دل میں یہ یقین نہیں ہے کہ یہ نقصان دہ ہے۔'' اس واسطے ضرور ہے کہ آدمی پہلے یقین حاصل کرے۔ جب تک یقین نہیں، غور نہیں کرے گا اور کچھ نہ پائے گا۔ بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے پیغمبروں کا زمانہ بھی دیکھ کر ان کو ایمان نہ آیا۔اس کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے غور نہیں کی۔ دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيۡنَ حَتّٰى نَبۡعَثَ رَسُوۡلًا (بنی اسرائیل:16) کہ ہم عذاب نہیں دیا کرتے جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیویں اور وَاِذَاۤ اَرَدۡنَاۤ اَنۡ نُّهۡلِكَ قَرۡيَةً اَمَرۡنَا مُتۡرَفِيۡهَا فَفَسَقُوۡا فِيۡهَا فَحَقَّ عَلَيۡهَا الۡقَوۡلُ فَدَمَّرۡنٰهَا تَدۡمِيۡرًا (بنی اسرائیل:17) پہلے امراء کو اللہ تعالیٰ مہلت دیتا ہے۔ وہ ایسے افعال کرتے ہیں کہ آخر ان کی پاداش میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ ان باتوں کو یاد رکھو اور اولاد کی تربیت کرو۔ زنا نہ کرو۔ کسی شخص کا خون نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ساری باتیں ایسی رکھی ہیں جو بہت عمدہ زندگی تک پہنچاتی ہیں۔ عہد کرو اور عہد کو پورا کرو۔ اگر تکبر کرو گی تو تم کو خدا ذلیل کرے گا۔ یہ ساری باتیں بری ہیں''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 374-375، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

تکبر سے بھی بچنا چاہئے۔ بہت بُری عادت ہے ۔پھر فرمایا کہ: ''بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خدا ترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا''۔

مردوں کو یہ فرمایا کہ: ''عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ۔ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے''۔

پھر فرمایا: ''پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو۔ اپنی زبان میں بھی دعا کرنی منع نہیں ہے۔ نماز کا مزا نہیں آتا ہے جب تک حضور نہ ہو اور حضورِ قلب نہیں ہوتا ہے جب تک عاجزی نہ ہو۔ عاجزی جب پیدا ہوتی ہے جو یہ سمجھ آ جائے کہ کیا پڑھتا ہے۔ اس لئے اپنی زبان میں اپنے مطالب پیش کرنے کے لئے جوش اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے۔ مگر اس سے یہ ہرگز نہیں سمجھنا چاہئے کہ نماز کو اپنی زبان ہی میں پڑھو۔ نہیں۔ میرا یہ مطلب ہے کہ مسنون ادعیہ اور اذکار'' دعائیں ہیں اور ذکر ہیں جو مسنون ہیں جو عربی میں سکھائی گئیں اس'' کے بعد اپنی زبان میں بھی دعا کیا کرو۔ ورنہ نماز کے ان الفاظ میں خدا نے ایک برکت رکھی ہوئی ہے۔ نماز دعا ہی کا نام ہے۔ اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 434-435 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اب یہ مردوں کے لئے بھی نصیحت ہے، عورتوں کے لئے بھی نصیحت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ تقویٰ پر رہتے ہوئے زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم سب اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ آپ بحیثیت احمدی عورت کے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والی ہوں اور اپنی نسلوں کو بھی بچانے والی ہوں۔ اس معاشرے میں جہاں بچوں اور بچیوں کو آزادی کی عادت پڑ گئی ہے۔ جلدی عادت پڑ جاتی ہے بعضوں کو، اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر مائیں اپنے آپ کو سنبھال لیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ پھر کوئی فکر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اگلی نسلیں بھی سنبھلتی چلی جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل یکم مئی 2015)

☆......☆......☆

وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2015ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں ’’شاخ دینیات‘‘ کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔ گزشتہ ایک سو نو سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمدللہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کیلئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا داخلہ کیلئے چٹھی لکھ کر جامعہ احمدیہ سے داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Papers منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کرلیں۔ شرائط داخلہ یہ ہیں:

(1) امیدوار کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ میٹرک میں 50 فیصد نمبرات حاصل کرنے والے طلباء کو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 15 جولائی 2015ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچادیں۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد امیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دے گا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں یکم اگست 2015ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

(3) میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کیلئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

(4) داخلہ کیلئے امیدوار طلبہ کا 3 اگست 2015ء بروز پیر صبح 9 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام و احمدیت، دینی معلومات، عربی، اردو، حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جس میں قرآن کریم ناظرہ، اردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رجحان معلوم کرنے کیلئے سوالات کئے جائیں گے۔

(5) انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن امیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی انہیں جامعہ احمدیہ میں مشروط داخلہ دیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری دکھائی یا قواعد جامعہ احمدیہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

(6) امراء، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کیلئے ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

رابطہ نمبر: 01872-500102, 09646934736, 09463324783

نوٹ: داخلہ فارم میں امیدوار طالب علم اپنا ٹیلیفون نمبر یا موبائل نمبر ضرور تحریر کریں۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

خدمت اس کے علاج کی فکر اپنے قریبی ساتھی کی فکر اس کے علاج کی طرف توجہ پھر نشانات پورے ہونے پر خوشی کا بھی اظہار اور کہ تقدیر جب غالب آ گئی تو پھر ایسا اظہار کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ احباب جماعت کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ اور اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے بھرپور کوشش کرنے کی تلقین کہ اصل مقصد خدا تعالیٰ کی رضا ہے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اور جو اس نے خبریں دی ہیں ان کے پورا ہونے پر جہاں ایک طرف اطمینان ہے وہاں دوسری طرف جہاں انسانیت کو خدمت کی ضرورت ہے وہاں پورے زور سے اور پوری توجہ سے خدمت بھی کرنی ہے۔

پھر حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ مخلوق کی جسمانی خدمت بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اظہار ہو سکے۔ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک نظارہ کبھی نہیں بھولتا۔ میں اس وقت چھوٹا سا تھا سولہ سترہ سال کی عمر تھی کہ اس وقت ہماری ایک چھوٹی ہمشیرہ جو چند ماہ کی تھی فوت ہوگئی۔ جنازے کے بعد نعش حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں پر اٹھالی۔ اس وقت مرزا اسماعیل بیگ صاحب آگے بڑھے اور کہنے لگے حضور نعش مجھے دے دیجئے میں اٹھا لیتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا اور فرمایا یہ میری بیٹی ہے یعنی بیٹی ہونے کے لحاظ سے اس کی ایک جسمانی خدمت جو اس کی آخری خدمت ہے یہی ہو سکتی ہے کہ میں خود اس کو اٹھا کر لے جاؤں۔ حضرت مصلح موعود اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ رب العالمین کا مظہر بننا چاہتے ہو تو تمہارے لئے بھی ضروری ہے کہ مخلوق کی جسمانی خدمات بجا لاؤ۔ اگر تم خدمت دین میں اپنی ساری جائیدادیں دے دیتے ہو اپنی کل آمد اسلام کی اشاعت کے لئے خرچ کر دیتے ہو تو تم مالکیت کے مظہر تو بن جاؤ گے یا ملکیت کے مظہر بن جاؤ گے مگر رب العالمین کے مظہر نہیں بنو گے کیونکہ رب العالمین کا مظہر بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو اور غرباء کی خدمت پر کمربستہ رہو۔ پس یہ خوبصورت وضاحت ہے رب العالمین کا مظہر بننے کے لئے کہ اپنے ہاتھ سے نہ صرف اپنوں کی بلکہ غیروں کی بھی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔ اگر غور کریں تو اس کے بڑے وسیع نتائج ہیں جو قوم کو آپس میں مضبوطی سے جوڑ دیتے ہیں ایک دوسرے کی خدمت کرنے سے اور معاشرے کا ہر حصہ اگر اس پر عمل کرے تو ایک خوشگوار معاشرہ بن جاتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توکل، قبولیت دعا اور اپنی سچائی پر کامل یقین ہونے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک دفعہ کپور تھلے کے احمدیوں اور غیر احمدیوں کا وہاں کی ایک مسجد کے متعلق مقدمہ ہوگیا۔ جس جج کے پاس یہ مقدمہ تھا اس نے مخالفانہ رویہ اختیار کرنا شروع کر دیا۔ اس پر کپور تھلے کی جماعت نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دعا کے لئے لکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے جواب میں انہیں تحریر فرمایا کہ اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو مل جائے گی مگر دوسری طرف جج نے اپنی مخالفت بدستور جاری رکھی اور آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھ دیا مگر دوسرے دن جب وہ فیصلہ سنانے کے لئے عدالت میں جانے کی تیاری کرنے لگا تو اس نے نوکر سے کہا کہ مجھے بوٹ پہنا دو نوکر نے ایک بوٹ پہنایا اور دوسرا ابھی پہنا ہی رہا تھا کہ کھٹ کی آواز آئی۔ اس نے اوپر دیکھا تو جج کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد دوسرے جج کو مقرر کیا گیا اور اس نے پہلے فیصلے کو بدل کر ہماری جماعت کے حق میں فیصلہ کر دیا جو دوستوں کے لئے ایک بہت بڑا نشان ثابت ہوا اور ان کے ایمان آسمان تک پہنچے۔ غرض اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے انبیاء کے ذریعہ متواتر غیب کی خبریں دیتا ہے جن کے پورا ہونے پر مؤمنوں کے ایمان اور بھی ترقی کر جاتے ہیں۔ یہ غیب کی خبروں کا ہی نتیجہ تھا کہ جو لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ان کے دل اس قدر مضبوط ہو گئے کہ اور لوگ تو موت کو دیکھ کر روتے ہیں مگر صحابہ میں سے کسی کو جب خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کا موقع ملتا تو وہ خوشی سے اچھل پڑتے اور کہتا فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ۔ کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کے چند منٹ میں پورا ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ کبھی بیداری میں ایک نظارہ دکھایا جاتا ہے مگر وہ تعبیر طلب نہیں ہوتا بلکہ فلق الصبح کی طرح اسی رنگ میں ظاہر ہو جاتا ہے جس رنگ میں اللہ تعالیٰ انسان کو نظارہ دکھاتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشوف میں ہمیں اس کی مثالیں ملتی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفی حالت میں دیکھا کہ مبارک احمد چٹائی کے پاس گرا پڑا ہے اور اسے سخت چوٹ آئی ہے۔ ابھی اس کشف پر تین منٹ سے زیادہ نہیں گزرے تھے کہ مبارک احمد جو چٹائی کے پاس کھڑا تھا اس کا پیر پھسل گیا اسے سخت چوٹ آئی اور اس کے کپڑے خون سے بھر گئے۔

پھر قادیان کی ابتدائی حالت کا نقشہ اور پھر قادیان کی ترقی اور جماعت کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا پھر وہ وقت آیا جب آپ کے ساتھ ہزاروں آدمی تھے اور اب تو لاکھوں تک پہنچ گئے ہیں۔ پھر کسی زمانے میں پنجاب میں بھی کوئی شخص آپ کا معتقد نہ تھا اور اب نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے تمام براعظموں میں احمدی پھیل گئے ہیں۔ اگر یہ سچ بات ہے کہ دنیا نہیں مانتی تو پھر اتنے لوگ کہاں سے آ گئے؟ اور اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملکوں کے ملک احمدی ہو رہے ہیں یا وہاں احمدیت پھیل رہی ہے۔

پس یہ واقعات یقیناً ایمان اور یقین میں اضافہ کرنے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ایمان اور یقین میں بڑھاتا چلا جائے اور ہم سب جماعت کے مفید وجود بننے والے ہوں۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے محترمہ نسیم محمود صاحبہ اہلیہ سید محمود احمد شاہ صاحب آف کراچی کا ذکر خیر فرمایا جنکی 27 اپریل 2015ء کو 58 سال کی عمر میں کینسر کی وجہ سے وفات ہوگئی تھی۔ مرحومہ کے اوصاف حمیدہ اور خدمات کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق دے اور ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

☆......☆......☆

Prop. Md. Mustafa   Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 7 May 2015 Issue No.19

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

ربُّ العالمین کا مظہر بننے کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے ہاتھ سے کام کرو اور غرباء کی خدمت پر کمر بستہ رہو

نہ صرف اپنوں کی بلکہ غیروں کی بھی خدمت کرنے کی کوشش کریں تو اس کے بڑے وسیع نتائج ہیں جو قوم کو آپس میں مضبوطی سے جوڑ دیتے ہیں

ایک دوسرے کی خدمت کرنے سے، معاشرے کا ہر حصہ اگر اس پر عمل کرے تو ایک خوشگوار معاشرہ بن جاتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ یکم مئی 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے واقعات بیان فرماتے ہیں تو بڑی باریکی سے اس میں سے وہ نتائج اخذ کرتے ہیں جو ایک مؤمن کو ایمان کے صحیح راستوں کی طرف نشاندہی کر کے اسے خدا تعالیٰ اور دین کی حقیقی شناخت کرنے والا اور اس کا ادراک پانے والا بنائے۔ آیۃ الکرسی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بتاؤ کہ جب تمہارا ایسا آقا ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اسی کا ہے تو اس کے مقابلے میں اور کسی کو تم کس طرح اپنا آقا بنا سکتے ہو۔ لوگ کہتے ہیں کہ ہم خدا کے سوا کسی کو نہیں پوجتے اور غیر اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ البتہ ان کی نیازیں دیتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں اور وہ ہماری شفاعت خدا تعالیٰ کے حضور کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے حکم کے بغیر تو کوئی شفاعت نہیں کر سکتا۔ اس زمانے میں مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر کس نے بڑا انسان ہونا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ جب نواب محمد علی خان صاحب کے لڑکے عبدالرحیم خان کے لئے جبکہ وہ بیمار تھا دعا کی تو الہام ہوا کہ یہ بچتا نہیں۔ آپ کو خیال آیا کہ نواب صاحب اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان آرہے ہیں۔ ان کا لڑکا فوت ہو گیا تو انہیں ابتلا نہ آ جائے۔ اس لئے آپ نے خدا تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ الٰہی میں اس لڑکے کی صحت کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ الہام ہوا اس پر مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ تم کون ہو کہ میری اجازت کے بغیر شفاعت کرتے ہو۔ دیکھو مسیح موعود علیہ السلام کتنا بڑا انسان تھا۔ تیرہ سو سال سے اس کی دنیا کو انتظار تھی مگر وہ بھی جب سفارش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ہوتے کون ہو کہ بلا اجازت سفارش کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ الہام ہوا تو میں گر پڑا اور بدن پر رعشہ شروع ہو گیا۔ قریب تھا کہ میری جان نکل جاتی۔ لیکن جب یہ حالت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اچھا ہم شفاعت کی اجازت دے دیتے ہیں۔ شفاعت کرو۔ چنانچہ آپ نے شفاعت کی اور عبدالرحیم خان اچھے ہو گئے صحت یاب ہو گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا مگر مسیح موعود جیسے انسان کو جب اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم کون ہو جو سفارش کرو تو اور جو لوگ بڑے بنے پھرتے ہیں ان کی کیا حیثیت کہ کسی کی سفارش کر سکیں۔ پس اس بات کو ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی فرمایا ہے کہ جب اذن ہو گا اسی کی سفارش ہو گی۔

پھر اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کس طرح اپنی قدرت کے عجائبات دکھایا کرتا تھا اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ کو کھانسی کی شکایت تھی۔ میرے سپرد آپ کی دوائی وغیرہ پلانے کی خدمت تھی مشورے کے طور پر عرض بھی کر دیا کرتا تھا کہ یہ نہ کھائیں وہ نہ کھائیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نسخے بھی تیار ہو کر استعمال ہوتے تھے اور انگریزی دوائیاں بھی مگر کھانسی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ یہ 1907ء کا واقعہ ہے اور عبدالحکیم مرتد نے آپ کی کھانسی کی تکلیف کا پڑھ کر لکھا تھا کہ مرزا صاحب سِل کی بیماری میں مبتلا ہو کر فوت ہوں گے اس لئے ہمیں کچھ یہ بھی خیال تھا کہ غلط طور پر بھی اسے خوشی کا کوئی بہانہ نہ مل سکے مگر آپ کو کھانسی کی تکلیف بہت زیادہ تھی۔ ایسی حالت میں باہر سے کوئی دوست آئے اور تحفے کے طور پر کچھ پھل لے کے آئے۔ میں نے وہ حضور کے سامنے پیش کر دیئے۔ آپ نے ان میں سے کوئی چیز جو غالباً کیلا تھا اٹھایا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں چونکہ دوائی وغیرہ پلایا کرتا تھا اس لئے یا شاید مجھے سبق دینے کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ یہ کھانسی میں کیسا ہوتا ہے میں نے کہا اچھا تو نہیں ہوتا مگر آپ مسکرا پڑے اور چھیل کر کھانے لگے۔ میں نے پھر عرض کیا کہ کھانسی بہت سخت ہے اور یہ چیز کھانے میں اچھی نہیں۔ آپ پھر مسکرائے اور کھاتے رہے۔ میں نے اپنی نادانی سے پھر اصرار کیا کہ نہیں کھانا چاہئے اس پر آپ پھر مسکرائے اور فرمایا مجھے ابھی الہام ہوا ہے کہ ’’کھانسی دور ہو گئی‘‘۔ چنانچہ کھانسی اسی وقت جاتی رہی حالانکہ اس وقت نہ کوئی دوا استعمال کی اور نہ کوئی پرہیز کیا بلکہ بد پرہیزی کی اور کھانسی پھر بھی دور ہو گئی۔ اگرچہ اس سے پہلے ایک مہینہ علاج ہوتا رہا تھا اور کھانسی دور نہ ہوئی تھی۔ تو یہ الٰہی تصرف ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک واقعہ میں یوں فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کا نام مبارک احمد تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وہ بہت ہی پیارا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم چھوٹے ہوتے تھے ہمیں مرغیاں پالنے کا شوق پیدا ہوا۔ صبح ہی صبح ہم جاتے مرغیوں کے ڈربے کھولتے انڈے گنتے اور پھر فخر کے طور پر ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے کہ میری مرغی نے اتنے انڈے دیئے ہیں اور میری نے اتنے۔ ہمارے اس شوق میں مبارک احمد مرحوم بھی شامل ہو جاتا۔ جب مبارک احمد مرحوم بیمار ہوا تو دادی (سیالکوٹ کی ایک عورت ان کی خبر گیری کے لئے متعین تھی جو دادی کہلاتی تھی) نے کہہ دیا کہ یہ بیمار اس لئے ہوا ہے کہ مرغیوں کے پیچھے بہت جاتا ہے وہاں رہتا ہے مستقل اور گندی جگہ ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بات سنی تو حضرت اماں جان سے فرمایا کہ مرغیاں گن لو ان بچوں کو اس کی قیمت دے دی جائے اور مرغیاں ذبح کر کے کھا لی جائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہمارے چھوٹے بھائی مبارک احمد مرحوم سے بہت محبت تھی۔ جب وہ بیمار ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اتنی محنت اور اتنی توجہ سے اس کا علاج کیا کہ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ اگر مبارک احمد فوت ہو گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت صدمہ پہنچے گا۔ حضرت خلیفہ اول بڑے حوصلے والے اور بہادر انسان تھے۔ جس روز مبارک احمد مرحوم فوت ہوا اس روز صبح کی نماز پڑھا کر آپ مبارک احمد کو دیکھنے کے لئے تشریف لائے۔ میرے سپرد اس وقت مبارک احمد کو دوائیاں دینے اور اس کی نگہداشت وغیرہ کا کام تھا۔ میں ہی نماز کے بعد حضرت خلیفہ اول کو اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ میں تھا حضرت خلیفہ اول تھے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ تھے اور شاید ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب بھی تھے۔ جب حضرت خلیفہ اول مبارک احمد کو دیکھنے کے لئے پہنچے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حالت اچھی معلوم ہوتی ہے بچہ سو گیا ہے مگر درحقیقت وہ آخری وقت تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت خلیفہ اول کو لے کر آیا اس وقت مبارک احمد کا شمال کی طرف سر اور جنوب کی طرف پاؤں تھے۔ حضرت خلیفہ اول بائیں طرف کھڑے ہوئے اور انہوں نے نبض پر ہاتھ رکھا مگر نبض آپ کو محسوس نہ ہوئی۔ اس پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ حضور مشک لائیں اور خود ہاتھ کہنی کے قریب رکھ کر نبض محسوس کرنی شروع کی کہ شاید وہاں نبض محسوس ہوتی ہو مگر وہاں بھی نبض محسوس نہ ہوئی تو پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضور جلدی مشک لائیں اور خود بغل کے قریب اپنا ہاتھ لے گئے اور نبض محسوس کرنی شروع کی اور جب وہاں بھی نبض محسوس نہ ہوئی تو گھبرا کر کہا حضور جلد مشک لائیں۔ اس عرصے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چابیوں کے گچھے سے کنجی تلاش کر کے ٹرنک کا تالہ کھول رہے تھے۔ جب آخری دفعہ حضرت مولوی صاحب نے گھبراہٹ سے کہا کہ حضور مشک جلدی لائیں اور اس خیال سے کہ مبارک احمد کی وفات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سخت صدمہ ہو گا باوجود بہت دلیر ہونے کے حضرت خلیفہ اول کے پاؤں کانپ گئے اور حضرت خلیفہ اول کھڑے نہ رہ سکے اور زمین پر بیٹھ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ شاید نبض دل کے قریب چل رہی ہو اور مشک سے قوت کو بحال کیا جا سکتا ہو مگر ان کی آواز سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ امید موہوم تھی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی آواز کے تراش کو دیکھا، محسوس کیا تو آپ سمجھ گئے کہ مبارک احمد کا آخری وقت ہے اور آپ نے ٹرنک کھولنا بند کر دیا اور فرمایا کہ مولوی صاحب شاید لڑکا فوت ہو گیا ہے۔ آپ اتنے گھبرا کیوں گئے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی ایک امانت تھی جو اس نے ہمیں دی تھی اب وہ اپنی امانت لے گیا ہے تو ہمیں اس پر کیا شکوہ ہو سکتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر پوری طرح راضی ہیں۔ چنانچہ اسی وقت آپ نے بیٹھ کر دوستوں کو خطوط لکھنا شروع کر دیئے۔

پھر آپ نے اس واقعہ کا ایک جگہ اس طرح بھی ذکر فرمایا ہے کہ مبارک احمد کی وفات کے بعد جب آپ گھر سے باہر تشریف لائے تو بیٹھتے ہی آپ نے جو تقریر کی اس میں فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء ہے اور ہماری جماعت کو اس قسم کے ابتلاؤں پر غم نہیں کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا مبارک احمد کے متعلق فلاں وقت مجھے الہام ہوا تھا کہ یہ چھوٹی عمر میں اٹھا لیا جائے گا اس لئے یہ تو خوشی کا موجب ہے کہ خدا تعالیٰ کا نشان پورا ہوا۔

پس یہ واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرتے ہیں۔ بچے کی

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

شعبہ نور الاسلام کے اوقات
روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل
فون نمبر: 1800 3010 2131
اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian,
Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad